ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
49
www.tanzeem.org
27ربیع الاوّل تا3ربیع الثانی 1438ھ/27دسمبر2016ءتا2جنوری2017ء

ایمان بالرسالت کا اجتماعی تقاضا

ایمان بالرسالت کا اجتماعی تقاضا یہ ہے کہ جس طرح ایک شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی تصدیق اور اقرار کرتا ہے اور مسلمان کہلاتا ہے، اسی طرح مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کی مملکت دستوری زبان سے خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی تصدیق کا اعلان کرے، آپؐ کو ملک وقوم کے لیے شارع مان لے، آپؐ کی سنت کو اپنے قوانین کا ماخذ بنائے، تنازعات میں حضور ﷺ کی سنت وحدیث کو فیصلہ کن نظیر اور حکم کا درجہ دے۔ جب تک مسلمانوں کا معاشرہ اور مسلمانوں کی مملکت حضور اکرم ﷺ کو اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ اللہ کا رسول نہیں مان لیتی اور اپنے اقرار اور تصدیق کا اعلان نہیں کر دیتی، اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں اسلامی ریاست نہیں بن سکتی۔ شخصی طور پر ایمان بالرسالت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اگر دستوری زبان میں ملک اور معاشرے نے نبی کریم ﷺ کو اپنے لیے قائد اور رہنما تسلیم نہیں کیا ہے اور آپؐ کی رسالت کا اقرار و اعلان نہیں کیا ہے، آپؐ کی سنت کو ماخذِ قانون تسلیم نہیں کیا ہے اور اپنے تنازعات میں آپؐ کو حکم نہیں مانا ہے تو اس ملک اور معاشرے کے مسلمان شہری اُٹھ کھڑے ہوں اور اپنی تمام ترقوتوں اور صلاحیتوں کو ایمان بالرسالت کے اجتماعی تقاضوں کو منوانے کے لیے صرف کر دیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ ان کی مملکت دستوری زبان میں کلمہ پڑھ کر مومن و مسلم مملکت نہ بن جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا شخصی ایمان ہمیشہ خطرے میں رہے گا اور اس ایمان کے جو بہترین نتائج نکل سکتے ہیں وہ ملک اور معاشرے کے اجتماعی نفاق میں بار آور نہیں ہوں گے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے، ملک اور معاشرہ کے اجتماعی نفاق پر قانع اور مطمئن بیٹھے رہتے ہیں تو ان کا ایمان بالرسالت ضعیف وکمزور ہوگا۔

محمود فاروقی

اس شمارے میں

عزت کی موت یا ذلت کی زندگی

انسانی عزت وشرف کی شرائط

یہ قزاقی یہ سفاکی......

مطالعۂ کلام اقبال

پانامہ کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ”ندائے خلافت“ 2016ء

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتحان

سورۃ الکہف | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 71 تا 73

فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَہَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَہَا لِتُغۡرِقَ اَہۡلَہَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡہِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

آیت ۷۱ ﴿فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَہَا ؕ﴾ ’’پھر وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دونوں سوار ہوئے ایک کشتی میں‘ تو اُس نے اس (کشتی) میں شگاف ڈال دیا۔‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی سوال نہ کرنے والی شرط تسلیم کر لی اور یوں وہ دونوں سفر پر روانہ ہو گئے۔ جب وہ دریا پار کرنے کے لیے ایک کشتی میں سوار ہوئے تو انہوں (اُن کو صاحب موسیٰؑ کہیں یا حضرت خضر کہیں) نے بیٹھتے ہی کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو آپؑ کہاں خاموش رہنے والے تھے‘ فوراً ان کو ٹوک دیا۔

﴿قَالَ اَخَرَقۡتَہَا لِتُغۡرِقَ اَہۡلَہَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾﴾ ’’موسیٰؑ نے کہا: کیا آپ نے اسے پھاڑ ڈالا ہے تاکہ غرق کر دیں اس کے تمام سواروں کو؟ یہ تو آپ نے بہت ہی غلط کام کیا ہے۔‘‘

آیت ۷۲ ﴿قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾﴾ ’’اس نے کہا: میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟‘‘

کسی واقعہ کے پیچھے اللہ کی مشیت کیا ہے؟ اس کا ادراک ہم نہیں کر سکتے۔ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ یا کوئی چیز بظاہر جیسے دکھائی دے اس کی حقیقت بھی ویسی ہی ہو۔ ممکن ہے ہم کسی چیز کو اپنے لیے برا سمجھ رہے ہوں مگر اس کے اندر ہمارے لیے خیر ہو اور جس چیز کو اچھا سمجھ رہے ہوں‘ وہ حقیقت میں اچھی نہ ہو۔ سورۃ البقرۃ میں ہم یہ آیت پڑھ چکے ہیں: ﴿وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾﴾ ’’ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو برا سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو‘ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے‘‘۔ چنانچہ ایک بندۂ مؤمن کو تفویض الامر کا رویہ اپنانا چاہیے کہ اے اللہ! میرا معاملہ تیرے سپرد ہے‘ میرے لیے جو تو پسند کرے گا میں اسی پر راضی رہوں گا‘ کیونکہ تیرے ہاتھ میں خیر ہی خیر ہے: ﴿بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ ؕ﴾ (آل عمران ۲۶)۔

آیت ۷۳ ﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡہِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾﴾ ’’موسیٰؑ نے کہا: آپ میرا مؤاخذہ نہ کیجیے میرے بھول جانے پر اور نہ ہی میرے معاملے میں زیادہ سختی کیجیے۔‘‘

میں بھول گیا تھا کہ آپ سے میں نے سوال نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے‘ لہٰذا آپ میری اس بھول کی وجہ سے میرا مؤاخذہ نہ کریں اور درگزر سے کام لیں۔

فرمان نبویؐ

نجات کے تین راستے

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلٰثٌ مُنۡجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُھۡلِکَاتٌ فَاَمَّا الۡمُنۡجِیَاتُ فَتَقۡوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالۡعَلَانِیَۃِ وَالۡقَوۡلُ بِالۡحَقِّ فِی الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالۡقَصۡدُ فِی الۡغِنَا وَالۡفَقۡرِ وَاَمَّا الۡمُھۡلِکَاتُ فَھَوًی مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعۡجَابُ الۡمَرۡءِ بِنَفۡسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ)) (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تین چیزیں ہیں جو نجات دلانے والی ہیں‘ اور تین ہی چیزیں ہیں جو ہلاک کر دینے والی ہیں۔ پس نجات دلانے والی تین چیزیں تو یہ ہیں: ایک‘ اللہ کا خوف خلوت میں اور جلوت میں اور دوسرے حق بات کہنا خوشی میں اور غصہ میں‘ اور تیسرے میانہ روی خوشحالی میں اور تنگدستی میں۔ اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں: ایک وہ خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے‘ دوسرے وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے (یعنی اس کے تقاضے پر چلا جائے) اور تیسرے آدمی کی خود پسندی کی عادت‘ اور یہ ان سب میں زیادہ سخت ہے۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

عزت کی موت یا ذلت کی زندگی

یہ دنیا اُس اللہ سے منہ موڑے ہوئے ہے جس کی کتاب کے ہر ہر لفظ اور حرف کی حقانیت پر گزرنے والا وقت مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ قرآن پاک کے آخری پارے کی سورۃ التین میں رب کریم فرماتا ہے: ''تحقیق ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا اور پھر وہ ہو جاتا ہے نچلوں میں سب سے نچلا''، یعنی یہ اشرف مخلوق پستی کی انتہاؤں کو چھو لیتی ہے۔ انسانی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ یہ کتنی عظیم حقیقت ہے جس کا قرآن پاک انکشاف کر رہا ہے۔

پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی تو بات ہی اور ہے کہ اُنہوں نے یقیناً انسانیت کو شرف بخشا' بہت سے دوسرے لوگ بھی ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں دوسروں کے لیے بِتا دیں۔ لیکن انسانوں کی اکثریت پستی کی طرف مائل رہی۔ تاریخ کا سبق یہ ہے کہ وقفہ وقفہ سے ایسے لوگ بلکہ قومیں پیدا ہوتی رہیں جو حقیقت میں نچلوں سے نچلی ثابت ہوئیں اور جو پستی کی اُس انتہا تک پہنچے کہ درندگی بھی شرما گئی۔ انسانی تاریخ میں اگرچہ ظلم وستم کی بہت سی داستانیں رقم ہیں لیکن آج ہماری آنکھوں کے سامنے شام میں جو قتل و غارت جاری ہے' انسانوں کا خون جس بے دردی سے بہایا جا رہا ہے' فضاؤں سے جہاز آگ برسا رہے ہیں' اُس کی نظیر بھی تاریخ میں کم ہی ملے گی۔ شاید اس لیے کہ ہلاکو یا چنگیز خان کے پاس اور صلیبی جنگوں میں صلیبی فوجوں کے پاس ایسا آتشیں اسلحہ نہ تھا۔ علاوہ ازیں شام میں علوی حکمرانوں کے سپاہی وحشی درندے بن کر گھروں میں داخل ہو رہے ہیں اور اندھا دھند عورتوں' بچوں اور بوڑھوں کا تہ تیغ کر رہے ہیں۔ قتل عام کے ساتھ ساتھ سنی مسلمانوں کو گھروں سے بے سروسامان نکال رہے ہیں۔ یہ مظلوم در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور کوئی پرسانِ حال نہیں خاص طور پر آگ اور خون کا جو کھیل حلب میں کھیلا گیا ہے۔ بوڑھے آسمان نے بھی شاید یہ نظارہ پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ کیڑے مکوڑے بھی ایسے نہ مارے جاتے ہوں گے۔ جیسے انسان حلب میں مارے گئے ہیں۔ اس ظلم وستم پر روسیوں اور امریکیوں سے کیا گلہ کریں۔ حقیقت میں عالم اسلام کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ ایک بے حسی اور بے بسی کا عالم ہے جو کُل مسلمانوں پر چھایا ہے۔ مسلمان حکمرانوں پر اور میڈیا پر قبرستان کی سی خاموشی ہے۔ اور اُن کی کیفیت 'ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم' کی سی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غیروں کی چاکری کرتے کرتے مسلمانوں کے اجسام اپنے ضمیر اور اپنی روح کے مزار بن چکے ہیں لہٰذا مُردے کب بولا کرتے ہیں کہ دنیا کوئی بلند ہوتی صدا سنے۔ اسلام دشمن عالمی طاغوتی قوتیں بڑی کامیابی سے مسلمانوں میں باہم کشت وخون کروا رہی ہیں اور نوبت بہ ایں جارسید کہ حلب کے قتل عام پر ایک مسلمان ملک میں فتح کا جشن منایا گیا اور کہا گیا کہ مسلمانوں نے کفار کو شکست دے دی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! کس قدر بھولے معصوم یا احمق اور جاہل ہیں اس سوچ کے حامل مسلمان۔ وہ کیوں نہیں اب تک جان سکے کہ اسلام دشمن قوتیں ملت واحدہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں اور وہ اپنے ایجنڈے کے تکمیلی مراحل میں مسلمانوں کو نیست و نابود کرتے ہوئے ہرگز یہ نہ سنیں گی' نہ جاننا چاہیں گی کہ آپ کا تعلق کس فرقہ سے ہے؟ مسلم ممالک، گروہوں اور

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

27 ربیع الاوّل تا 3 ربیع الثانی 1438ھ جلد 25
27 دسمبر 2016ء تا 2 جنوری 2017ء شمارہ 49

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور-54000

فون: 36316638-36366638-

E-Mail:markaz@tanzeem.org

مقامِ اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن' لاہور-54700

فون: 03-35869501 فیکس: 35834000

publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونِ ملک ......450 روپے

بیرون پاکستان

انڈیا---------------(2000 روپے)

یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)

امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)

ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر "مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

فرقوں کا معاملہ یوں ہے کہ جس طرح ڈربے میں بند مرغیوں کو قصاب ایک ایک کر کے نکالتا ہے تو بقایا بچ جانے والی مرغیاں شکر ادا کرتی ہیں کہ وہ بچ گئیں حالانکہ اُن کی باری بھی آنے کو ہوتی ہے۔ اسی طرح جن مسلمان ممالک اور گروہوں کو دشمن قوتیں ہلاک اور تباہ کر رہی ہیں' باقی بچ رہنے والے مسلمان سمجھتے ہیں کہ وہ خوش قسمت ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنی باری پر وہ بھی نہ بچ پائیں گے۔

عرب میں وقوع پذیر ہونے والے حالات سے اسلام دشمن دجالی اور طاغوتی قوتوں کا ایجنڈا واضح طور پر سامنے آ رہا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ یہ شیطانی قوتیں گریٹر اسرائیل کے لیے کوشاں ہیں اور یہودیوں کا کمال یہ ہے کہ اسرائیل خود اس ایجنڈے کی تکمیل کے لیے فرنٹ پر دکھائی ہی نہیں دیتا۔ گزشتہ نصف صدی کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اسرائیل کی خطے میں 1967ء کی جنگ سے پہلے کیا پوزیشن تھی اور آج کیا ہے۔ حالات و واقعات کا دیانتداری سے جائزہ لینے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہودی گریٹر اسرائیل کے حوالے سے اپنے ہدف کے قریب پہنچ چکے ہیں۔

1967ء کی جنگ سے پہلے عربوں کا نعرہ تھا: اسرائیل کو نیست و نابود کر دو۔ اس جنگ کے بعد عربوں کا مطالبہ اپنے علاقے واپس لینے تک محدود ہو گیا۔ 1974ء میں مصر اور اسرائیل میں پھر جنگ ہوئی۔ اب کے مصری بڑی جرأت اور بہادری سے لڑے۔ یوں معلوم ہوتا تھا مصری ظفر مند ہوں گے۔ اسرائیل کی وزیراعظم گولڈا میئر کہتی ہیں کہ میں خودکشی کا سوچ رہی تھی کہ امریکہ جنگ میں کود پڑا اور اس نے اپنے اور اسرائیل کے درمیان اسلحہ اور بارود کا پل قائم کر دیا۔ سیٹلائیٹ سے بھی اسرائیل کی مدد کی۔ یوں عربوں کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ سوویت یونین مصر کا اتحادی تھا لیکن وہ اس کی مدد کو نہ پہنچا۔ مصری صدر انور السادات پکار اٹھے کہ ہم اسرائیل سے لڑ سکتے ہیں، امریکہ سے نہیں۔ وہ انتہائی بددل ہوئے' اپنی پالیسی کو یوٹرن دیا' کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کیا اور امریکہ کی گود میں جا بیٹھے۔ مصر نے صحرائے سینا تو واپس لے لیا لیکن اپنے نظریات، اپنی سوچ اور اسرائیل دشمنی بیچ ڈالی۔ اس شکست سے انور السادات گھٹنوں کے بل گر پڑے اور اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ انہیں اپنی ذات کے حوالہ سے یہ سودا مہنگا پڑا اور ان کے ہم وطنوں نے' جو دشمن کے سامنے سجدہ ریز ہونے پر ان سے ناخوش تھے' انہیں سر میدان قتل کر دیا۔ لیکن یہ قتل بھی عربوں کے سیاسی' عسکری اور ذہنی وفکری زوال میں رکاوٹ نہ بن سکا۔ انور السادات کے بعد فلسطینیوں کے ہر دلعزیز لیڈر یاسر عرفات نے ذہنی طور پر شکست تسلیم کر لی۔ بعد ازاں ہر عرب ریاست اور ہر عرب لیڈر امریکہ کے آگے بلاواسطہ اور اسرائیل کے سامنے بالواسطہ جھکتا چلا گیا۔ عراق کا صدر صدام حسین کچھ اکڑ دکھاتا تھا اور مصر کے بعد وہی ایک قوت تھی جو اسرائیل کو کھٹکتی تھی۔ اسے امریکہ نے جھوٹا عذر تراش کر کے تباہ و برباد کر دیا۔ کسی زمانے میں لیبیا کے کرنل قذافی بھی امریکہ اور اسرائیل کو آنکھیں دکھاتے تھے۔ اسی دور میں انہوں نے مانگ تانگ کر ابتدائی ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کی۔ ظاہراً وہ ایٹم بم بنانے کی طرف بڑھنا چاہتے تھے لیکن حالات اور امریکہ کے تیور دیکھتے ہوئے انہوں نے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے سے سر بازار توبہ کی اور امریکہ کی تسلی اور خوشنودی کے لیے ایٹمی بوریا بستر جہاز میں لاد کر امریکہ بھیج دیا۔ سامراجی قوتوں نے انہیں پھر بھی معافی نہ دی اور اس جرم کی سزا کے طور پر کہ ایٹمی سوچ کو بھی اپنے ذہن میں پروان کیوں چڑھنے دیا، انہیں ذلیل کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اسرائیل کے حوالہ سے اب عربوں کا حال یہ ہے کہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہ اس کی نظروں میں پسندیدہ بننے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ملکی سلامتی کا تحفظ کبھی منت سماجت اور خوشامد سے نہیں ہو سکتا۔

شام کی خونریز جنگ عرب کو مزید چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرنے کے لیے رچائی گئی ہے تاکہ اسرائیلی اژدھا انہیں آسانی سے ہڑپ کر سکے۔ روس اگرچہ اسرائیل کے راستے میں حائل ہو رہا ہے۔ وہ علاقے میں ایران کو پولیس مین بنانا چاہتا ہے لیکن زمینی حقائق یہ ہیں کہ علاقے کا چودھری اور طاقت کا مرکز بننے کے لیے اسرائیل ایران سے طاقتور ہے اور فی الحال اُس کے پشت پناہ ایران کے پشت پناہوں سے طاقتور ہیں۔ لہٰذا اسرائیل کا پلڑا بھاری ہے اور اُس کے راستے کی تمام رکاوٹیں تقریباً دور ہو چکی ہیں۔ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکر یہ ہے اگر قرآن پاک کا لفظ لفظ حق اور سچ ہے تو اُس کا دیا ہوا نظام بھی عالمی مسائل کا واحد حل ہے' مسلمانوں کے لیے بچنے کی صرف ایک راہ بچتی ہے۔ وہ اگر اب بھی اختیار کر لی جائے، اس لیے کہ پانی ابھی سر سے نہیں گزرا تو تمام اسلام دشمن قوتوں کو شکست دی جا سکتی ہے۔ وہ یوں کہ رسی کے اُس ایک سرے کو تھام لیں جس کا دوسرا سرا رب کریم تھامے ہوئے ہے یعنی قرآن پاک کو عملی طور پر اپنا امام بنا لیں اور سنت رسولؐ کو دانتوں سے پکڑ لیں تو بازی اب بھی پلٹ سکتی ہے۔ تو پھر شام کیا دنیا کے کسی بھی کونے میں اگر کوئی ہاتھ مسلمان کی جان، مال اور عزت کی طرف بڑھے گا تو مسلمان اُس ہاتھ کو توڑ دیں گے، اُسے کاٹ ڈالیں گے۔ عالم کفر بھی اس بات کو سمجھے کہ قرآن پاک کا حق اور سچ ہونا ثابت ہو چکا ہے اگر اس مقدس کتاب کے نظام کو دنیا میں نافذ کر دیا جائے تو حقیقی عالمی امن قائم ہو جائے گا اور دنیا جنت نظیر بن جائے گی اور وہ بھی تباہی و بربادی سے بچ سکیں گے۔ بہر حال حالات فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے تخت یا تختہ ہے۔ اُنہیں جلد فیصلہ کرنا ہوگا عزت کی موت یا ذلت کی زندگی، دل یا شکم۔

☆☆☆

انسانی عزت و شرف کی شرائط

سُورۃُ التِّین کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید ﷾ کے 16 دسمبر 2016ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

قارئین محترم! آج ہم ان شاء اللہ سُورۃُ التِّین کا مطالعہ کریں گے۔ انسانی زندگی اور انسان کے مقام و مرتبے کے بیان کے حوالے سے یہ قرآن کا اہم ترین مقام ہے۔ اس کائنات میں انسان کا اصل مقام کیا ہے؟ اور اگر اس مقام سے گر کر حیوانیت کے درجے تک پہنچتا ہے تو کیوں پہنچتا ہے اور پھر پست ترین درجے سے روحانی طور پر عروج حاصل کرتا ہے تو کیسے حاصل کرسکتا ہے۔ ان تمام سوالات کے جوابات اس سورہ مبارکہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اکثر مکی سورتوں کی طرح اس سورت کا آغاز بھی چند قسموں سے ہوتا ہے اور یہاں یہ قسمیں انسان کے متعلق ایک عظیم گواہی کے طور پر کھائی گئی ہیں۔

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ①﴾ ''گواہ ہے انجیر اور گواہ ہے زیتون۔''

عربی زبان میں 'تین' انجیر کو کہا جاتا ہے اور 'زیتون' بھی پھلوں میں سے ایک پھل کا نام ہے جو عربوں میں زیادہ مقبول ہے۔ البتہ اس آیت میں التین اور الزیتون سے مراد دو مقدس مقامات بھی لیے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا مقام وہ پہاڑ تھا جہاں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے درمیان ساڑھے نو سو سال تک دعوت و تبلیغ کے فرائض سرانجام دیے۔ اس پہاڑ کو جبل التِّین کہا جاتا تھا۔ دوسرا مقام الزیتون نام کی وہ پہاڑی تھی جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ ممکن ہے زیتون کے درختوں کی کثرت کی وجہ سے اس پہاڑی کا نام الزیتون پڑ گیا ہو۔ التین والزیتون سے مراد مقدس مقامات ہونے کی دلیل میں وزن اس لیے بھی ہے کہ اگلی دو آیات میں بھی دو مقامات کی قسم کھائی گئیں ہیں جن کا تعلق بھی دو مقدس ہستیوں سے ہے۔

﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ②﴾ ''اور گواہ ہے طورِ سینا۔''

طور سینین سے مراد وہی مشہور اور مقدس پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے الواح عطا ہوئی تھیں۔

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ③﴾ ''اور گواہ ہے یہ امن والا شہر۔''

امن والا شہر تو مکہ ہی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ جہاں سے محمد رسول اللہ ﷺ نے اس امت کی

مرتب: ابوابراھیم

ہدایت کے لیے دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا، یہیں آپؐ منصب رسالت پر فائز ہوئے اور یہیں نزول قرآن کا آغاز ہوا۔ ان آیات میں ان چار مقامات کی قسمیں کھائی گئیں جن کا تعلق روئے زمین کی چار عظیم ترین شخصیات سے ہے۔ گویا کردار و سیرت، مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بلند مقام پر فائز ان چار ہستیوں کو گواہ بنا کر جو حقیقت بیان کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ④﴾ ''ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔''

عام طور پر معاشرے میں انسان کے مختلف کردار دیکھ کر ایک طرح سے انسان کے حوالے سے سخت مایوسی ہوتی ہے کہ اگرچہ اس میں نیکی کا جذبہ بھی ہے لیکن زیادہ تر رجحان برائی کی طرف ہی ہے۔ ہر طرف غیبت ہے، دنگا فساد ہے، جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق جس کے پاس طاقت ہے، اقتدار ہے وہ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ ہر طرف ظلم ہے، ناانصافی ہے۔ موجودہ مشینی دور نے تو انسان کو مادی دوڑ میں لگا کر کولہو کا بیل بنا دیا ہے اور ڈارونی نظریات نے انسان کا رشتہ ہی نسلی طور پر حیوانوں سے جوڑ دیا ہے۔ آج ہمیں نظر آ رہا ہے کہ انسان حیوانیت کی سطح سے بھی نیچے گر گیا ہے۔ چنانچہ ہمیں نفس انسانی سے سخت مایوسی ہوتی ہے۔ مگر یہاں قرآن کہہ رہا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یعنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ عزت اور شرف والا۔ چنانچہ اس مایوسی کے اندھیرے میں ایک اعتماد بنایا جا رہا ہے کہ ذرا دیکھو یہ بھی تو انسان ہی تھے۔ حضرت نوح، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ علیہم السلام اور پھر یہ محمد رسول اللہ ﷺ جو تمہارے درمیان موجود ہیں۔ ان کی ذات اس بات کی گواہ ہے کہ واقعی اللہ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی بہت واضح طور پر ذکر ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ ہمارے نزدیک پاکی، نیکی، شرافت اور بندگی یہ سب صفات ملا کر ایک فرشتہ بنتا ہے۔ لیکن ازروئے قرآن انسان کا اصل مقام فرشتوں سے بھی بلند تر ہے۔ تبھی تو فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں۔ اور اس وقت جنات کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا جو ان کا سرغنہ اور سردار تھا، یہ حکم اسے بھی دیا گیا مگر اس نے اس گمان میں انکار کیا کہ انسان تو ایک ادنیٰ مخلوق ہے۔ پھر اس کے ساتھ کیا ہوا اس کا ذکر قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ یہاں اس کی تفصیل طوالت کا باعث ہوگی۔ بہرحال اس سورۃ میں انسان کے اصل مقام و مرتبے پر فائز چار اعلیٰ ہستیوں کا ذکر بطور نمونہ پیش کر کے انسان کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ انسان حقیقت میں تمام مخلوقات سے افضل ہے اور اس کے لیے یہ چار

گواہیاں تمہارے سامنے ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝۷۰﴾ ’’اور ہم نے بڑی عزت بخشی ہے اولادِ آدمؑ کو اور ہم اٹھائے پھرتے ہیں انہیں خشکی اور سمندر میں اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور انہیں فضیلت دی اپنی بہت سی مخلوق پر،بہت بڑی فضیلت‘‘۔

اسی کا ظہور یہ بھی ہے کہ رحمۃ للعالمینی کا خطاب کسی فرشتے کو نہیں ملا بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کو ملا۔ یعنی آپؐ کو تمام عالموں کے لیے رحمت بنا دیا۔ ان عاتلموں میں عالم ملائکہ بھی شامل ہے، عالم جنات بھی شامل ہے، عالم حیوانات بھی شامل ہے اور عالم نباتات بھی شامل ہے جبکہ آپؐ عالم انسانیت کے ایک فرد ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ انسان کا مقام تمام مخلوقات سے اونچا ہے۔ لیکن ہوا کیا: ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵﴾ ’’پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔‘‘

ایک طرف انسان میں فرشتوں کی صفات بھی ہیں، نیکی، بھلائی اور خیر کے جذبات بھی اور روحانیت کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچنے کی صلاحیت بھی اور ان صفات کی بدولت انسان تمام مخلوقات میں اعلیٰ ترین مقام و مرتبے پر فائز ہے لیکن دوسری طرف اسی انسان میں حیوانی صفات بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ؎

آدمی زادہ طرفہ معجون است
از فرشتہ ، سرشتہ و ز حیوان

یعنی یہ آدمی بھی عجیب مرکب ہے کہ ایک طرف فرشتوں جیسی پاکیزگی، نیکی اور بلندی لیکن دوسری طرف حیوانی خصلتوں والا نفس بھی اس کے ساتھ موجود ہے جو اس کی پستی کا موجب ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ’’پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی اس عظیم المرتبت مخلوق کی روح کو اس کے جسد خاکی میں بٹھا کر نیچے دنیا میں بھیج دیا‘‘۔

چنانچہ ان متضاد خصوصیات اور صفات کے ساتھ دنیا میں بھیجنے کا مقصد دراصل انسان کی آزمائش ہے کہ آیا وہ اپنے روح کی پرورش کر کے شرف کی بلندیوں پر پہنچتا ہے اور اللہ کی طرف سے انعام و اکرام کا حقدار ٹھہرتا ہے یا پھر حیوانی صفات اور اپنے نفس کی خواہشات پر عمل پیرا ہو کر حیوانیت کے پست ترین درجے اختیار کرتا ہے۔ شیخ الہند نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ ’’پھر پھینک دیا ہم نے نیچوں میں سب سے نیچے‘‘۔ اور واقعی جب انسان گرتا ہے اور حیوانیت کی طرف مائل ہوتا ہے تو وہ بدترین حیوانوں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ اس امتحان کے لیے انسان میں ایک حیوانی وجود بھی رکھ دیا گیا ہے اور ایک اس کا روحانی مقام بھی ہے۔ روح کیا ہے؟ اس کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا:

﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ﴾ ’’اور (اے نبی ﷺ!) یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں روح کے بارے میں۔‘‘ ﴿قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۵﴾ ’’آپؐ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں نہیں دیا گیا علم مگر تھوڑا سا۔‘‘

ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے مگر اس کے مظاہر ہمیں نظر آتے ہیں۔ یہ انسان کی بلندی اور عظمت کے چار نشان یعنی چار عظیم ہستیوں کا ذکر شروع میں بیان ہوا، یہ دراصل روحانیت کے بلند مرتبے پر ہی فائز ہیں۔ یہ چار گواہیاں تھیں۔ البتہ انسان کی عظمتوں کے نشان تو اور بھی ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد نبی دنیا میں آئے ہیں جن میں سے تین سو کے قریب رسول ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ہر دور میں نیک لوگ موجود رہے ہیں۔ بدترین ماحول میں بھی نیک لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کم ہوتی ہے۔ لیکن ایک دور وہ بھی آیا کہ پھر نیک لوگوں کی اکثریت ہوئی، اللہ کا دین قائم ہوا اور پھر دنیا میں کچھ ہی عرصے میں

پریس ریلیز 23دسمبر2016ء

شام میں مسلمانوں پر ظلم و ستم جاری ہے اور عالم اسلام بے بس اور لاچار ہے

عالمی قوتیں چاہتی ہیں کہ مسلمانوں میں باہم قتل وغارت گری جاری رہے اور عالم اسلام انتشار کا شکار رہے

حافظ عاکف سعید

شام میں مسلمانوں پر ظلم و ستم جاری ہے اور عالم اسلام بے بس اور لاچار ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ اقوامِ عالم اس قتل عام پر چشم پوشی سے کام لے رہی ہے۔ فائر بندی اور قیام امن کی باتیں محض کاغذی کارروائی ہیں۔ حقیقت میں عالمی قوتیں چاہتی ہیں کہ مسلمانوں میں باہم قتل وغارت گری جاری رہے اور عالم اسلام انتشار کا شکار رہے۔ علاوہ ازیں شام میں سنی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے تب امن کے قیام کے حوالے سے کوئی عملی قدم اٹھایا جائے۔ امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کی سفارشات کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ توہین رسالت قانون کے حوالے سے امریکیوں کے پیٹ میں پھر مروڑ اٹھا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے امریکی ڈکٹیشن قبول کی تو مذہبی جماعتیں ماضی کی طرح پھر تحریک چلائیں گی اور ان مذموم کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی حمایت صرف اسلام دشمنی میں کی جا رہی ہے، حالانکہ پاکستان کی پارلیمنٹ اس بارے میں واضح فیصلہ کر چکی ہے۔ اُنہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ امریکی دباؤ کو یکسر مسترد کر دے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

کئی براعظموں پر اسلام کا پرچم بھی لہرا رہا تھا اور ہر طرف عدل وانصاف، نیکی اور خیر ہی خیر نظر آ رہا تھا۔

چنانچہ دنیا میں متضاد صفات کے ساتھ انسان پست ترین حالت میں ہے۔ لیکن اس نے اپنا مقام خود بنانا ہے اور کیسے بنے گا؟ اس کی نشاندہی اگلی آیت میں کی گئی: ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ ''سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا مگر ساتھ حیوانی وجود دے کر امتحان کے لیے دنیا میں بھیج دیا۔ اب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اسے بالکل اندھیروں میں ہی بھیج دیا بلکہ ساتھ ہدایت کی روشنی بھی عطا کی۔ اس کی فطرت میں اللہ کی معرفت موجود ہے کیونکہ وہ عہدِ الست میں اللہ کی ربوبیت کی گواہی دے چکا ہے۔ پھر انسان میں اللہ نے خیر اور شر، نیکی اور بدی کی پہچان بھی ودیعت کر دی: ﴿فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝﴾ (الشمس) ''پس اس کے اندر نیکی اور بدی کا علم الہام کر دیا۔''

اب اگر مزید راہنمائی میسر نہ بھی ہو تو اس کی فطرت اپنے رب کو پہچانتی ہے اور اس کا نفس لوامہ اچھائی اور برائی کی تمیز رکھتا ہے۔ اگر کوئی برا کام کرے گا تو اس کا نفس لوامہ ضرور اس کو ملامت کرے گا۔ مگر اللہ نے انسان کی مزید راہنمائی کا سامان بھی کیا۔ پہلا انسان خود نبی تھا اور اس کے بعد وقفے وقفے سے نبی اور رسول آتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ رسول کامل آئے جن کو ہدایت پر مشتمل مکمل کتاب دے دی گئی۔ اب دنیا کے اس امتحان میں کامیابی کے لیے جس نصاب کی ضرورت تھی وہ قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے اور ایک اعلیٰ ترین معلم، رہبر و راہنما بھی عطا فرما دیا۔ جس کی زندگی ہدایت کا مکمل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ پر ہدایت ہر اعتبار سے مکمل ہوگئی اور اس ہدایت کو قرآن وحدیث کی صورت میں محفوظ بھی کر لیا گیا۔ اب یہ نہیں کہ نوعِ انسانی کو امتحان میں ڈالا گیا ہے اور اس کو پتا ہی نہیں کہ ہم امتحان میں ہیں بلکہ ہر لحاظ سے انسان کی آگاہی اور ہدایت کا پورا اہتمام کر دیا گیا۔

اب اس ہدایت کا حاصل یہ ہے کہ انسان اس ہدایت (قرآن وحدیث) سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے رب کے بتائے ہوئے طریقے پر اپنی زندگی گزارے۔ اس کی فطرت میں اپنے رب کی معرفت پہلے سے ہی موجود ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ بڑی پیاری مثال دیا کرتے تھے کہ جیسے ایک انگارہ ہوتا ہے، اس کے اوپر راکھ آ جاتی ہے۔ دیکھنے والے کو راکھ نظر آئے گی لیکن اس کے اندر انگارہ موجود ہے اور سلگ رہا ہے۔ اس راکھ کو انسان ہٹانے کا اہتمام کر لے تو انگارہ حقیقی شکل میں سامنے آ جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی انسان میں پہلے سے موجود ہے لیکن دنیا میں ہمارے ماحول اور دنیا کی دوڑ کی وجہ سے اس پر پردہ سا آ جاتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آسمان اور زمین میں اللہ کی نشانیوں پر غور کرو: ﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الجاثیہ) ''یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر سے کام لیں۔''

ذرا سا غور ان چیزوں پر انسان کرے تو اللہ کی معرفت کی چنگاری پر سے راکھ ہٹ جائے گی اور یہ چنگاری سلگ کر اللہ کی یاد تازہ کر دے گی۔ اسی طرح انسان قرآن مجید کی تلاوت کرے، اس کی آیات پر غور کرے اور سمجھ کر پڑھے کر تو اندر کی تاریکیاں دور ہونا شروع ہو جائیں گی، راکھ ہٹ جائے گی اور دل گواہی دے گا کہ واقعی یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ وہ ہے جو شہنشاہِ ارض وسمٰوٰت ہے۔ تو انسان کی راہنمائی کا سارا سامان موجود ہے۔ جو اس ہدایت کی روشنی میں اللہ پر، رسولوں پر، قرآن مجید پر اور آخرت ایمان لائیں اور نیک عمل کریں گے تو ایسے لوگ ہی دنیا کے اس امتحان میں کامیاب ہو پائیں گے اور جو کامیاب ٹھہرے:

﴿فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝﴾ ''تو ان کے لیے ایسا اجر ہوگا جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔''

پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اجر عظیم سے نوازے جائیں گے۔ اس اجر عظیم کی کیفیت قرآن مجید میں ایک مقام پر آئی ہے کہ تم اس وقت دنیا میں رہتے ہوئے سوچ بھی نہیں سکتے کہ کیا کیا نعمتیں اللہ تمہیں عطا کرے گا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ (السجدة:17) ''تو کوئی انسان نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے۔''

قرآن میں زیادہ تر انہی نعمتوں کا تذکرہ تفصیل سے آیا ہے جنہیں ہم دنیا میں رہتے ہوئے پہچانتے ہیں لیکن وہ نعمتیں جو کامیاب لوگوں کو انعام کے طور پر ملنے والی ہیں انہیں ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ نہ ہم نے ان نعمتوں کو دیکھا ہے اور نہ ہی ان کا تصور رکھتے ہیں۔ لیکن وہی اصل نعمتیں ہوں گی اور ان انعامات کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝﴾ ''تو اس کے بعد کیا چیز تجھے آمادہ کرتی ہے جزا وسزا کے انکار پر؟''

یعنی ہر پڑھنے والے سے گویا اللہ تعالیٰ سوال کر رہے ہیں کہ ان سب حقائق کے باوجود اب جزا وسزا کے انکار پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ دنیا کے اس امتحان میں ناکام ہونے والے یعنی پستیوں میں گرنے والے گنہگار انسان کو سزا نہیں ملے گی؟ اور کیا اپنے عمل اور ایمان کی بدولت نیک لوگوں کو اس کی جزا نہیں ملے گی؟ کیا اتنی عظیم المرتبت شخصیات جن کا شروع میں ذکر ہوا وہ اور بدترین گنہگار لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝﴾ ''کیا اللہ تمام حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟''

دنیا میں بھی جو حاکم ہوتے ہیں وہ اپنے وفاداروں کو عزت، دولت، مقام ومرتبہ دیتے ہیں اور جو ان کے نافرمان اور غدار ہوتے ہیں ان کو بدترین سزائیں دیتے ہیں۔ اب ذرا انسان غور کرے جو اس پوری کائنات کا مالک ہے، جو تمام جہانوں کا بادشاہ ہے اور حقیقی حاکم ہے۔ کیا وہ اپنے وفاداروں کو اور اپنے غداروں، مشرکوں کو اور اس کا انکار کرنے والوں کو برابر مرتبہ دے سکتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ ایسا حاکم جو تمام صفات کا مالک ہے اور عدل وانصاف بھی اس کے اوصاف ہیں۔

اس سوال پر سورۃ التین اختتام پذیر ہوئی۔ مسند احمد اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سورۃ التین پڑھے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پر پہنچے تو کہے: بلٰی وانا علٰی ذٰلک من الشاھدین ''کیوں نہیں! اور میں اس پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں''۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے: سُبْحَانَكَ فَبَلٰى!

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ جو ایمان اور عمل صالح کے تقاضے کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

دعائے صحت

☆ قرآن اکیڈمی یٰسین آباد کے ناظم مکتبہ اور رفیق تنظیم نصیب خان کی اہلیہ شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں

☆ قرآن اکیڈمی لاہور کے ناظم مکتبہ احسن الزمان صدیقی کی اہلیہ شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

یہ قزاقی یہ سفاکی......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

10 دسمبر ابھی عالمی انسانی حقوق کا دن ہو گزرا ہے۔ بان کی مون سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے لیے ہانک پکار ملاحظہ ہو۔ انسانی حقوق کی علم برداری سب ہی انسانوں کے مفاد میں ہے۔ انسانی حقوق کا احترام ہر فرد کی عافیت کا مقصد آگے بڑھاتا ہے۔ ہر معاشرے کے استحکام اور ہماری باہم مربوط دنیا کی بقائے باہمی کا ضامن ہے۔ اعلامیہ جاری فرمایا کہ یہ دن پکار رہا ہے کہ انسانی حقوق کے لیے کھڑے ہو جایئے۔ لگے ہاتھوں انتہا پسند تنظیموں کا پہاڑا ابھی پڑھا گیا ہے کہ وہ خوفناک تشدد کی مرتکب ہوتی ہیں۔ برسرِ زمین حقائق کے لیے ذرا حلب (شام) کے مناظر تو دیکھیے۔ وہاں کے حوالے سے خود اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کا ترجمان کہہ رہا ہے (روپرٹ کول ولی) کہ اسدی فوجوں نے شہر میں گھروں میں گھس کر قتل کیے ہیں۔ جان بچا کر نکلنے والے شہریوں کو بے دریغ موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ انسانیت مر چکی ہے۔ انسانیت کی موت کا سرٹیفکیٹ خود ادارے کا ترجمان جاری کرر ہا ہے۔ ادارے کا کام اب صرف اعداد و شمار جاری کرنا، اظہار افسوس فرمانا رہ گیا ہے۔

یونیسیف، جو بچوں کی بہبود کا عالمی پروگرام ہے، صحت اور خوراک بابت...... اس نے اطلاع دی ہے کہ خاندانوں سے بچھڑ جانے والے 100 بچے مشرقی حلب کے علاقے میں ایک بلڈنگ میں پھنسے پڑے ہیں۔ یہاں شدید حملے جاری ہیں۔ اس علاقے میں بہبود اطفال کے اس عالمی ادارے کے ڈائریکٹر نے صرف مطلع کرنے کا احسان فرما دیا ہے۔ یاد رہے کہ مشرقی حلب میں چند مربع میل علاقے میں 80 ہزار شہری پھنسے ہوئے ہیں۔ انہیں محفوظ راستہ دینے کا معاہدہ ہوا تھا۔ تاہم چند ہی گھنٹوں میں جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شہر پر شدید بمباری شروع کر دی گئی۔

سوشل میڈیا پر متحرک عبدالکافی حمد نے مشرقی حلب سے پکارا ہے: یو این پر اعتبار نہ کریں۔ عالمی برادری پر بھروسا نہ کریں۔ حالیہ تاریخ کا بدترین قتل عام جاری ہے جس کا ہمیں سامنا ہے۔ یہ سب مطمئن ہیں کہ ہم مارے جا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر سبھی کچھ عیاں ہے۔ چلا چلا کر دہائی دیتا شامی...... ہماری عورتیں، بچے مارے جا رہے ہیں...... ہم اب اس کا مزید سامنا نہیں کر سکتے۔ وہ خونچکاں مناظر جس میں ننھے پھولوں کے چہرے جن پر آنسوؤں کی جگہ خون کے دھارے بہہ رہے ہیں۔ ملبے تلے دبے بچوں کی لاشیں، ایک دوسرے سے لپٹ کر مر جانے والے بچے۔ کلمۂ شہادت کے لیے اٹھی انگشت شہادت۔ عالم اسلام کی بے حسی پر گواہی دیتی یہ ننھی بچی کی لاش۔ اسدی فوج اور درندہ صفت ملیشیاؤں کے ہاتھوں بے حرمت ہوتی شامی بیٹیاں۔ تباہ حال مساجد۔ پانی بجلی ضروریات زندگی عنقا۔ ہسپتال کھنڈر۔ ملبے تلے کراہتے انسان جنہیں طبی امداد دینے، نکالنے بچانے کا سامان نہیں۔ سڑکوں پر بکھری لاشیں۔ 4 لاکھ شامی قتل عام کا شکار ہوئے۔ ملک کی آدھی آبادی دربدر خاک بسر پوری دنیا میں پناہ جو ماری ماری پھر رہی ہے۔

شام پر کیا کسی خلائی مخلوق کا تسلط ہے جس پر اقوام عالم اور اقوام متحدہ سراپا بے بسی ہیں......؟ بلکہ پوری مغربی دنیا نے مل کر یہ مناظر تخلیق کیے ہیں۔ حلب پر قبضے کو بڑی فتح تو روسی، ایرانی لیڈر قرار دے رہے ہیں! برسرِ زمین جن کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے وہ شام کی 74 فیصد سنی اکثریت ہے۔ حکمران، غاصب ڈکٹیٹر بشار الاسد ہے جو شام میں صرف 8 فیصد علوی شیعہ آبادی کا نمائندہ ہے! 5 فیصد دیگر شیعہ اقلیتیں ہیں۔ 12 فیصد عیسائی ہیں۔ یہ ہے گلوبل چودھریوں کی دنیا۔ انسانی حقوق کے راگ الاپنے والے مسلمانوں کو انسانیت کے زمرے سے (عملاً) باہر قرار دے چکے ہیں۔ اقلیتوں کی حکمرانی اور اکثریت کے قتل عام کی جنگوں کا دور ہے۔ گیارہویں صدی کی صلیبی جنگوں کے مناظر 21 ویں صدی کی نام نہاد مہذب دنیا میں (حقوق انسانی کی قرردادوں کے ہمراہ) جاری و ساری ہیں۔ سقوط قدس کے مناظر کی خوشخبری پوپ کو دیتے ہوئے عیسائی کمانڈروں نے جولائی 1099ء میں لکھا تھا...... اگر آپ دشمنوں (مسلمانوں) کے ساتھ ہمارا سلوک معلوم کرنا چاہتے ہیں تو مختصراً اتنا لکھ دینا کافی ہے کہ جب ہمارے سپاہی سلیمان (علیہ السلام) کی عبادت گاہ (مسجد عمرؓ) میں داخل ہوئے تو ان کے گھٹنوں تک مسلمانوں کا خون تھا (تاریخ یورپ۔ اے جے گرانٹ) یا مسلمانوں کی لاشوں کا جو منظر اس صلیبی جنگ میں تھا...... وہی کئی گنا گھن گرج اور بے رحمی کے ساتھ آج مسلمانوں پر شام تا برما...... عراق تا کشمیر مسلط ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ آج کے مہذب لیڈر قراردادیں پاس کرتے، اعداد و شمار اور بیانات جاری کرتے، مذاکرات کے لارے لپے چلاتے کراماتی ڈھونگ رچاتے قاتل ہیں۔ عجب ہے کہ بشار الاسد کی اس فتح پر ایران میں بھی ڈٹ کر جشن فتح منایا جا رہا ہے! روس، قدامت پرست عیسائیت کی شدت کو از سر نو بحال کرتا شام کو ملحمۃ الکبریٰ کی تیاری میں ملیا میٹ کر رہا ہے (جس کے لیے مسلمانوں کا صفایا ضروری ہے)۔ ٹرمپ بھی آ بیٹھے گا تو پیوٹن اور امریکہ دو آتشہ ہو کر کیا نہ کریں گے۔ (خدانخواستہ)

شام پر ٹوٹی اس قیامت پر پاکستان منہ موڑے بیٹھا ہے۔ حالانکہ پاکستان اپنی فطرت میں، سرشت میں روز اول سے دنیا بھر کے مسلمانوں کا بہی خواہ اور پشت پناہ رہا۔ 2001ء کے بعد امریکہ سے باندھے گئے عہد وفاداری میں ہم نے امت سے ناتا توڑ کر سب سے پہلے پاکستان کہا۔ وہ دن اور آج کا دن، ہم سب سے پہلے پاکستان کی (نظریاتی سطح پر) اینٹ سے اینٹ بجانے کا فرض ادا کر رہے ہیں! ہمیں اس سے فرصت نہیں۔ بڑی تیزی سے اب پے در پے عجب اقدامات جاری و ساری ہیں جن سے اقلیتیں زمام کار ہاتھ میں لے لیں، اکثریت منہ تکتی رہ جائے۔ امتناع قبول اسلام قانون بنا کر ہم نے آئین پاکستان اور شریعت کی حدود و قیود پامال کی ہیں۔ ابھی اس سے بھر نہ پائے تھے کہ قادیانیت کو نئی زندگی دینے کو قائداعظم یونیورسٹی کے فزکس کے شعبے کا نام قادیانی نوبل انعام یافتہ عبدالسلام سے منسوب کرنے کا حکم نامہ جاری فرما دیا۔ چناب نگر میں قادیانیوں کے تعلیمی ادارے انہیں واپس کرنے کی اطلاعات بھی آ گئیں۔ طے شدہ امور، جن کو از سر نو چھیڑنے کا معاملہ بارودی سرنگوں پر پاؤں رکھنے سے کچھ بھی کم نہیں، کیوں کھولے جا رہے ہیں؟

شانِ رسالت ﷺ پر قوم کا مضبوط موقف بات سمجھانے کو کیا کافی نہ تھا......؟ یہ ہائی ٹینشن کیبل ہے جسے چھونے سے بھسم ہوجانے کا خطرہ اپنی جگہ آج بھی قائم ہے۔ ممتاز قادریؒ کی شہادت اور نماز جنازہ یاد کر لیجیے......! حکومت، پیمرا، میڈیا نے منہ کی کھائی تھی۔ جنید جمشید کا جنازہ بھی سیکولرازم ہی کا جنازہ ہے۔ یہ جذباتی قوم ہے، چھڑ گئی تو ایسے سارے اقدامات پر پوری قوم کا میٹر پھر سکتا ہے۔

قطع نظر ریاضی کی تھیوریاں پیش کرتے نوبل پرائز (جو دو امریکی ہارورڈ کے پروفیسروں سمیت 3/1 حصہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ملا) کے حصول کے، اصل کہانی کچھ اور ہے۔ بھارت کے برعکس ڈاکٹر عبدالسلام کے دور اختیار میں پاکستان کو بہ اہتمام (NPT ء1968) سے قبل بلا پابندی ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کا ہمیشہ کے لیے موقع گنوایا گیا۔ صدر پاکستان جنرل ایوب خان کی حکومت میں بااثر قادیانی لابی مخالفت میں سرگرم رہی۔ کیا اس پر کمیشن بنا کر ذمہ داران کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے یا نوازنے کی؟ یہ تو بھٹو کی ذاتی دلچسپی اور عبدالقدیر خان کی خفیہ محنتوں کا ثمر ہے، ورنہ ہم آج عبدالسلام کی وجہ سے ایٹمی پروگرام سے محروم ہی رہتے۔ ہمیں اس ناقابل معافی جرم کی نہایت بھاری قیمت آج تک ادا کرنی پڑ رہی ہے۔

قادیانیوں کو تعلیمی ادارے کس بنیاد پر واپس کریں گے؟ جبکہ طالب علم مسلمان ہیں۔ اس میں مساجد بھی ہیں۔ کیا (خاکم بدہن) پاکستان کو شام کے راستے پر ڈالنا مطلوب ہے......؟ دن بدن اقلیتوں کو قوی اور مضبوط کرنا اور اکثریت کو معتوب کرنا؟ مساجد، مدارس، علماء، نصاب ہائے تعلیم سب کچھ نشانے پر ہے۔ دینی قوتوں کو متحد و متفق ہو کر بند باندھنا ہوگا۔ نصاب تعلیم میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی بارے پڑھایا جانا ازبس لازم ہے۔ ختم نبوت اور دیگر عقائد کی مضبوطی کے لیے نصابوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ امریکہ اپنے نصابوں کی خبر لے جس نے ان کے معاشرے کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ میڈونا کی چشم کشا تقریر تہذیب نو (مغرب) کے منہ پر اکبرالٰہ آبادی والا حلیہ بگاڑ تھپڑ ہے! سو ہماری فکر میں نہ گھلے۔ اپنی شتر بے مہار شدت پسندی کے نتائج کی خبر لے!

یہ قزاقی یہ سفاکی یہ صیادی یہ جلادی
اسی کا نام رکھ چھوڑا ہے آئینِ جہاں بانی

☆☆☆

غلبہ و اقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں — تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ **میثاق** لاہور

اجرائے ثانی: **ڈاکٹر اسرار احمد** رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ جنوری 2017ء
ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ

مشمولات

☆ سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟ ——— ایوب بیگ مرزا
☆ اصلاحِ معاشرہ کا قرآنی تصور (۳) ——— ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ اہلِ اسلام کی غلطیاں اور اسلام کا روشن مستقبل ——— محمد رشید عمر
☆ اسلام۔ دینِ وَسَط ——— پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
☆ غیبت کی حرمت و شناعت اور علاج ——— جمیل الرحمٰن عباسی
☆ رودادِ سالانہ اجتماع ۲۰۱۶ء ——— محمد ایاز

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 100 ☆ قیمت فی شمارہ: 30 روپے ☆ سالانہ زرِ تعاون (اندرون ملک) 300 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

ضرورت رشتہ

☆ بیٹا، عمر 26 سال، حافظ قرآن، تعلیم بی بی اے، سعودی عرب میں ذاتی کاروبار کے لیے دینی گھرانے سے رشتہ مطلوب ہے۔ ذات پات کی قید نہیں۔
برائے رابطہ: 0301-4678065

☆ لڑکا باشرع، عمر 28 سال، قد "5'.7، قوم کمبوہ، تعلیم ڈبل ایم اے، مستقل سرکاری ملازم کو دیندار گھرانے سے باپردہ سرکاری ملازم لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔
رابطہ: 0335-6990590 0306-7984910

☆ گورنمنٹ ریٹائرڈ آفیسرز کے لیے 60 سال کے قریب بیوہ، بانجھ کے رشتے درکار ہیں۔ جو کہ شرعی پردہ اور نماز کی پابند ہوں۔ دینی احکام پر عمل کا داعیہ رکھتی ہوں۔
رابطہ: 0321-4967346 (042)35180297

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم بی اے کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔
برائے رابطہ: 0333-4450662

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کی مقامی تنظیم پشاور کے رفیق غلام صدیق وفات پا گئے

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ کلپانی (بونیر) کے نقیب محترم ایاز باچا وفات پا گئے

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے منفرد رفیق محترم انور شاہ کی والدہ وفات پا گئیں

☆ حلقہ بلوچستان کے ناظم دعوت جناب اقتدار احمد خان کے چھوٹے بھائی وفات پا گئے

☆ فورٹ عباس تنظیم کے رفیق ڈاکٹر جاوید اقبال کا جواں سالہ بیٹا اپنے خالق حقیقی سے جا ملا

☆ بورے والا کے رفیق تنظیم نذیر احمد کی ہمشیرہ وفات پا گئیں

☆ ڈرائیور حلقہ پنجاب شرقی حافظ حاکم علی کی بھانجی وفات پا گئیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

فقر پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق 3

12 می نگیرد جز بآں صحرا مقام | کاندر و شاہیں گریزد از حمام

وہ اپنا ٹھکانا نہیں بناتا سوائے ایسے صحرا کے جس میں شاہین کبوتر سے دور رہتا ہے (یعنی بھیڑیا و بکری ہم گھاٹ)

13 قلبِ اُو را قوت از جذب و سُلوک | پیشِ سلطاں نعرۂ اُو لا مُلوک!

اس کا دل جذب وسلوک (تلاشِ حق) سے قوت پاتا ہے وہ سلطان کے سامنے 'کوئی بادشاہ نہیں' کا نعرہ لگاتا ہے

14 آتشِ ما سوز ناک از خاکِ اُو | شُعلہ ترسَد از خس و خاشاکِ اُو

ہماری آگ اُس کی خاک سے گرم ہے اس کے خس و خاشاک سے شعلہ ڈرتا ہے

15 برنیفتد مِلّتے اندر نبرد | تا در و باقیست یک درویش مرد

کوئی قوم لڑائی میں نہیں گرتی جب تک اس میں کوئی ایک مردِ درویش باقی رہتا ہے

16 آبروئے ما ز استغنائے اُو ست | سوزِ ما از شوق بے پروائے اُوست

ہماری عزت اس کے استغنا کی وجہ سے ہے ہمارا سوز اس کی بے نیازی کے شوق سے ہے

17 خویشتن را اندر ایں آئینہ بیں | تا تُرا بخشند سلطانِ مُبیں

خود کو اس آئینے میں دیکھ تا کہ تجھے عالمی غلبہ نصیب ہو

18 حکمت دیں دل نوازی ہائے فقر | قوّتِ دیں بے نیازی ہائے فقر

فقر کی دل نوازیاں حکمت دین ہے فقر کی بے نیاز ادائیں قوتِ دین ہے

12۔ ایسا مردِ فقیر اپنا ٹھکانہ ایسے علاقے کو بناتا ہے جہاں شاہین کبوتر سے دور رہتا ہے (گویا شیر بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں) عدل وانصاف قائم ہوتا ہے اور مقتدر طبقات اور عام شہری برابر سمجھے جاتے ہیں اور کوئی کسی کے حقوق پر دست اندازی نہیں کرتا۔ گویا ایسا مردِ فقیر صرف وہاں قیام کرتا ہے جہاں عدل وانصاف قائم ہو اور اگر کوئی جگہ ایسی ہو جہاں مردِ فقیر پہنچے اور وہاں عدل وانصاف اور آسمانی بادشاہت قائم نہیں وہاں وہ اللہ کی حکمرانی قائم کردیتا ہے۔

13۔ ایسا مردِ فقیر اپنی ایمانی کیفیات میں 'جذب' ہوجاتا ہے یعنی کیفیات ہر وقت اس پر طاری رہتی ہیں اور یہی چیز اس کے اندر جذبہ پیدا کرتی ہے اور یہ مردِ مومن اپنے جذبہ ایمانی کے تحت 'مجذوب'، FANATIC (یا قرآن مجید کے الفاظ، جن میں منافقین نے اہل ایمان کے جذبہ ایمانی کے لیے 'غَرَّ هٰۤؤُلَاۤءِ دِیۡنُهُمۡ' (1) کا تبصرہ کیا ہے) مصروفِ عمل رہتا ہے اور 'سلوک' یعنی دینی تقاضوں کے راستے کو طے کرتا رہتا ہے۔ یہی نڈر بندۂ مومن اور مردِ فقیر وقت کے بادشاہوں کے سامنے کلمہ اسلام سناتا ہے۔ جس میں 'لا الٰہ' سے 'لاملوک' مراد لیتا ہے انسانوں اور غیراللہ کی حاکمیّت کی بجائے اللہ کی حاکمیّت کا اقرار واظہار کرتا ہے۔

14۔ ایسے مردِ فقیر کی خاک سے ہی اُمت مسلمہ کے عام صالحین لوگوں کے دل میں آتش شوق اور جذبہ جہاد وشہادت قائم رہتا ہے۔ ایسے مردِ فقیر کے کم وسائل کے خس وخاشاک کو دشمنوں کے آگ برسانے والے ہتھیار بھی جلانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے گویا وہ مردِ فقیر کے خس وخاشاک سے ڈرتے ہیں۔

15۔ فقر حقیقی اور اختیاری کے ساتھ کوئی قوم اپنے مشن میں ناکام نہیں رہتی۔ میدانِ جنگ میں فتح و شکست عددی قوت پر نہیں بلکہ یہ فتح وشکست نظریات کے ٹکراؤ اور مقابلہ کا نتیجہ ہوتا ہے جو نظریہ 'زندہ' ہے مؤثر ہے، انسانی فلاح وبہبود کا پروگرام رکھتا ہے، وہ فتح یاب ہوتا ہے اور جو نظریہ انسان دشمن، اخلاق دشمن اور خدا بیزار ہوتا ہے، شکست کھا جاتا ہے، جب تک مسلمانوں میں کسی دور میں ایک مرد کامل اور مردِ فقیر موجود رہا ہے انھوں نے شکست نہیں کھائی۔

16۔ اُمت مسلمہ کی آبرو ایسی ہی قیادت (درویش قیادت) کے استغناء سے مستعار ہوتی ہے اور مسلمانوں میں مِلّی اور اسلامی جذبہ اور درد ایسی ہی قیادت کے وسائل دنیا سے مستغنی اور بے پرواہ لائف سٹائل کا ماحصل ہے۔

17۔ اے مسلمان (نوجوان) اپنے کردار کو اس آئینہ میں دیکھو اور اپنا محاسبہ کرو تاکہ جذبہ پیدا ہو پھر بحیثیت اُمت مسلمہ آگے بڑھو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے مسلمانوں کو عالمی غلبہ دے دے۔

18۔ اسی اندازِ زیست اور لائف سٹائل سے جو اگر مسلمانوں میں آج بھی عود کر آئے تو اسی سے افرادِ ملت میں صحیح سوچ، صحیح فکر، صحیح اقدار، صحیح نصب العین اور صحیح منہاج کا شعور پیدا ہوگا اور یہی جذبہ مسلمان نوجوانوں کے اجتماعی ضمیر کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ پھر یہی افرادی قوت 'حزب اللہ' بن کر دین کی طاقت بنے گی جس کا طرۂ امتیاز (قرونِ اولیٰ کا کردار اور) دنیاوی وسائل سے بے نیازی ہے۔

(1) قرآن مجید (سورۃ الانفال 08 : 40)

پانامہ کیس میں اس غریب ملک کا کروڑوں روپے کا سرمایہ بھی لگا، وقت بھی ضائع ہوا لیکن پھر عدالت کا یہ کہہ دینا کہ ہم کوئی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ میں ایک اور انتہائی افسوسناک پہلو کا اضافہ ہے: ایوب بیگ مرزا

سپریم کورٹ نے جس طریقے سے پانامہ کیس کو ہینڈل کیا اس سے اس کا failure ہونا واضح نظر آتا ہے، اس کیس سے وزیراعظم کی اخلاقی حیثیت ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بہت کمزور ہو چکی ہے، اس ملک میں کوئی بھی ادارہ صحیح طور پر کام نہیں کر رہا: ڈاکٹر غلام مرتضیٰ

پانامہ کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ: اندھیر نگری چوپٹ راج کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں نامور دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: پانامہ کیس کے حوالے سے کہا جا رہا ہے کہ یہ کیس سپریم کورٹ میں back to square one چلا گیا ہے۔ اس حوالے سے آپ کا کیا تاثر ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ایک شہری کی حیثیت سے جب ہم اپنی عدلیہ کی تاریخ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں بہت مایوسی ہوتی ہے۔ 1954ء میں جب خواجہ ناظم الدین کی حکومت برطرف کی گئی تو سندھ ہائی کورٹ نے خواجہ ناظم الدین کے حق میں فیصلہ دے دیا تھا لیکن سپریم کورٹ نے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دے کر گورنر جنرل ملک غلام محمد کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اسی طرح پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کے بارے میں خود جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ نے اپنی وفات سے پہلے اعتراف کیا کہ ہم نے وہ فیصلہ دباؤ میں کیا تھا۔ اسی طرح کی اور بہت سی مثالیں یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ انتہائی مایوس کن ہے۔ پانامہ کیس کے حوالے سے سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس کیس میں کوئی فیصلہ آیا ہی نہیں۔ حالانکہ سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس کی بنیاد پر کیس کی سماعت شروع کی تھی اور چیف جسٹس کو معلوم تھا کہ ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ 30 دسمبر ہے، اس کے باوجود وہ اس کیس کی سماعت کرنے والے بینچ میں شامل ہو گئے۔ اگر وہ اس بینچ میں شامل نہ ہوتے اور فیصلہ آنے میں ایک دو ماہ اور لگ جاتے تو کوئی فرق نہ پڑتا۔ لیکن اس غریب ملک کا کروڑوں روپے کا سرمایہ بھی لگا، وقت بھی ضائع ہوا لیکن پھر عدالت نے صاف کہہ دیا کہ ہم کوئی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ حالانکہ اس کیس کے حوالے سے بہت ساری چیزیں واضح ہو چکی تھیں۔ حکومتی وکیل نے واضح کہہ دیا تھا کہ ہمارے پاس کوئی منی ٹریل نہیں ہے، پھر اس نے یہ بھی کہا کہ پارلیمنٹ میں جو کہا گیا تھا وہ سیاسی بیان تھا اور یہ بھی کہ چالیس سال پرانا بینک کا ریکارڈ کہاں سے لائیں۔ اس کے علاوہ نواز شریف مریم نواز کا dependant نہ ہونا بھی ثابت نہ کر سکے۔ اس کے باوجود کوئی فیصلہ نہ آنا افسوسناک ہے۔ اس پر پیپلز پارٹی تبصرے کر رہی ہے کہ ہمارا وزیراعظم ہو تو فارغ کر دیا جاتا ہے لیکن وزیراعظم ن لیگ کا ہو تو فیصلہ ہوتا ہی نہیں

مرتب: محمد رفیق چودھری

چاہے اصغر خان کیس ہو یا پانامہ کیس ہو۔

سوال: وزیراعظم کا عدلیہ میں ایک بیان ہے اور پارلیمنٹ میں دوسرا بیان ہے۔ یہ بتائیں کہ عدلیہ ان کے کس بیان پر انحصار کر کے کیس آگے بڑھائے گی؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: اس ملک میں کوئی بھی ادارہ صحیح طور پر کام نہیں کر رہا۔ نہ پارلیمنٹ ایسی کوئی قانون سازی کر رہی ہے جس سے کرپشن صحیح معنوں میں ختم کی جا سکے اور کرپشن کرنے والوں کو کٹہرے میں لایا جا سکے اور نہ عدالتیں صحیح سمت میں کام کر رہی ہیں بلکہ ڈنگ ٹپاؤ پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ پانامہ کیس میں اگر دیکھا جائے تو اخلاقی پہلو سب سے مقدم ہونا چاہیے تھا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وزیراعظم پر جب الزام لگا تھا تو وہ پہلے مستعفی ہوتے اور پھر جا کر عدالت میں اپنا دفاع کرتے۔ اس طرح ان کی ایک اخلاقی پوزیشن بنتی۔ پانامہ لیکس کی زد میں آنے والے باقی ممالک کے سربراہوں نے ایسا ہی کیا لیکن وزیراعظم نواز شریف نے اپنی اخلاقی پوزیشن واضح نہیں کی۔ لہٰذا ان پر دباؤ ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے کام بھی صحیح طور پر نہیں کر پا رہے۔ دوسری طرف سپریم کورٹ نے بھی جس طریقے سے اس کیس کو ہینڈل کیا اس سے اس کا failure ہونا واضح نظر آتا ہے۔ بنیادی طور پر ہمارے ہاں ادارہ سازی ہر جگہ پر lack کر رہی ہے۔ اسلام میں یہ ہے کہ جو ذمہ دار لوگ ہیں ان کو ذمہ داریاں دی جائیں۔ انصاف کرنا بھی ایک ذمہ داری ہے۔ اگرچہ ہمارے ہاں یہ قانون بن گیا ہے کہ سنیارٹی کی بنیاد پر جج بنتے ہیں لیکن بنیادی طور پر عدلیہ میں جن وکلاء کو ہائی کورٹ کا جج لگایا جاتا ہے وہ گورنمنٹ کی اپنی صوابدید پر لگتے ہیں۔ یعنی جس پارٹی کی حکومت ہوتی ہے وہ اپنے منظور نظر لوگوں کا عدلیہ میں تقرر کر دیتی ہے۔ انہی ججز میں سے پھر سپریم کورٹ کے جج بنتے ہیں۔ اس طرح حکومتیں عدلیہ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہی حال پارلیمنٹ کا ہے۔ جمہوریت میں پارلیمنٹ کا اپنا ایک تقدس ہے۔ وہاں پر بولا ہوا کوئی بھی لفظ ایک قانونی حیثیت رکھتا ہے۔ وزیراعظم نے وہاں جو تقریر کی ہے وہ کوئی سیاسی تقریر نہیں تھی بلکہ وہ پارلیمنٹ کے ریکارڈ کا حصہ ہے۔ کسی وقت بھی اگر ضرورت پڑے گی تو وہ ریفرنس کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ اگر وزیراعظم کی پارلیمنٹ میں کی گئی تقریر عدالت میں دیے گئے بیان سے مطابقت نہ رکھتی ہو تو وہ بذات خود وزیراعظم کے خلاف ایک گواہی ہے۔ یہ کہہ کر کہ پارلیمنٹ میں میری تقریر سیاسی تھی بچا نہیں جا سکتا۔ لہٰذا اس کیس سے وزیراعظم کی اخلاقی حیثیت ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بہت کمزور ہو چکی ہے۔

سوال: پانامہ کیس بڑا حساس نوعیت کا ہے۔ اگر عدلیہ اس کا فیصلہ جلد بازی میں کر دیتی تو اس کی ساکھ متاثر ہو سکتی تھی۔ لہٰذا اگر عدلیہ نے ٹھوس اور موثر فیصلے کرنے میں تھوڑا سا وقت لیا ہے تو اس میں حرج کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: delay کے بارے میں محاورہ

ہے کہ justice delayed is justice denied۔ بریگیڈیئر صاحب نے درست کہا ہے کہ ہمارے ہاں ادارے بالکل تباہ ہو چکے ہیں اور انصاف کا معاملہ تو یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہوگئیں کہ ان کے انصاف کے پیمانے طاقتور لوگوں کے لیے کچھ اور تھے اور کمزور لوگوں کے لیے کچھ اور۔ ایک مشہور کہاوت ہے کہ جس بستی میں انصاف نہ ہو اس کو تباہ ہونے کے لیے کسی الو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن ہمارے ملک میں تو اصل میں ایک آسیب کا بسیرا ہے۔ پاناما لیکس کے معاملے میں عدلیہ کو ٹائم دینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ ایک عام آدمی کو بھی معلوم تھا کہ اس میں ٹائم لگے گا اور ٹائم دیا جانا بھی چاہیے تھا۔ لہٰذا چیف جسٹس اگر ریٹائر ہو رہے تھے تو وہ خود اس کیس کا فیصلہ کرنے والے بنچ میں شامل نہ ہوتے۔ ان کے شامل ہونے کی وجہ سے بنچ ٹوٹا اور اب کیس کی سماعت از سر نو ہوگی۔ لہٰذا اس پر تو عدلیہ کا مذاق ہی بنے گا۔ اب اس کیس کے حوالے سے مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ عدالت یہ کہہ دے گی کہ یہ کیس دفعہ 184-3 کے تحت نہیں چلے گا اور اگر دفعہ 184-3 کے تحت نہ چلا تو یہ کیس بھی ایک مذاق بن جائے گا۔ کیونکہ اس طرح عدلیہ وزیراعظم کو نااہل بھی قرار نہیں دے سکے گی۔ اس لیے کہ وزیراعظم کو نااہل قرار دینے کے لیے ایک پروسیجر ہے۔ وہ پہلے اسمبلی، پھر الیکشن کمیشن پھر سپریم کورٹ میں آتا ہے۔

سوال: آپ فرما رہے ہیں کہ اگر یہ کیس دفعہ 184-3 کے تحت نہیں چلے گا تو مذاق بن جائے گا۔ جبکہ دوسری طرف عمران خان بھی تو اپنا موقف تبدیل کر رہے ہیں۔ پہلے ان کا مطالبہ تھا کہ عدالتی کمیشن بنایا جائے، اب وہ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اسی طرح پہلے وہ کہتے تھے کہ جس پارلیمنٹ میں چور وزیراعظم بیٹھا ہو وہاں ہم نہیں جائیں گے لیکن اب وہ پارلیمنٹ جانے کے لیے تیار ہیں۔ تو کیا ان کا موقف تبدیل کرنا مذاق نہیں بنے گا؟

ایوب بیگ مرزا: جہاں تک ان کا کہنا ہے کہ جوڈیشل کمیشن نہیں بننا چاہیے اس میں موقف کی تبدیلی والی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھئے! جو پہلے صورت حال تھی اس کے مطابق یہ مطالبہ درست تھا کہ جوڈیشل کمیشن بننا چاہیے۔ لیکن اب سپریم کورٹ نے اس کیس میں جو طرزِ عمل دکھایا ہے اس کے مطابق جوڈیشل کمیشن بننا بالکل بے معنی ہو جائے گا۔ اس لحاظ سے عمران خان کا یہ موقف بالکل درست ہے۔ جہاں تک پارلیمنٹ میں آنے کا تعلق ہے تو یہ سیاسی باتیں ہوتی ہیں کہ کبھی آدمی پارلیمنٹ میں جانے کا فیصلہ کرتا ہے کبھی نہیں کرتا۔ پارلیمنٹ میں کسی وزیراعظم کا بیان سیاسی نہیں ہوتا البتہ کسی کا وہاں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ سیاسی ہوسکتا ہے۔

سوال: ہمارے عدالتی نظام کے بنیادی نقائص کیا ہیں؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: جمہوری حکومتوں میں اداروں کے درمیان باقاعدہ ایک ہم آہنگی ہوتی ہے۔ ایک پارلیمنٹ ہوتی ہے جو قانون سازی کرتی ہے۔ ایک انتظامیہ ہوتی ہے جو ان قوانین پر عمل درآمد کراتی ہے اور اگر کہیں کوئی تضاد یا تنازعہ ہو جائے تو پھر ایک عدلیہ کا نظام ہوتا ہے جو ان چیزوں کو ہموار کرتا ہے۔ مگر اس ملک میں ایگزیکٹیو، مقننہ، اور عدلیہ کے درمیان کوئی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی۔ اول تو پارلیمنٹ میں کوئی قانونی سازی آزادانہ طور پر نہیں ہوتی۔ آپ دیکھئے کہ کچھ عرصہ پہلے ن لیگ اور پی ٹی آئی کے درمیان الیکشن کمیشن پہ جھگڑا چل رہا تھا۔ اس تنازعہ کی جڑیں بھی جا کر قانون سازی سے ملتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آزادانہ قانون سازی ہو اور الیکشن کمیشن صاف و شفاف الیکشن کروائے اور اس میں کوئی حکومتی رول نہ ہوتا کہ الیکشن کمیشن اپنے متعلقہ کیسز کا بروقت فیصلہ کر سکے۔ جبکہ یہاں عدالت میں جب کیسز آتے ہیں تو ان میں پھر بہت سی چیزیں دیکھی جاتی ہیں کہ دباؤ کس طرف سے آ رہا ہے اور کس کا ہے۔ لہٰذا ہمارے اداروں میں ہم آہنگی بالکل نہیں ہے جس کی وجہ سے ہر ادارہ کمزور ہے۔ اداروں میں جتنی ہم آہنگی ہوگی وہ اتنا ہی ایک دوسرے کے لیے تقویت کا باعث بنیں گے۔ آج کل چوتھا ادارہ میڈیا ہے۔ لیکن جب سے الیکٹرانک میڈیا زیادہ پاپولر ہوا ہے اس کی وجہ سے اس کی بھی اپنی من مانی ہے، وہ بھی کسی بھی فیصلے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے ہمارے ہاں بہت انحطاط پایا جاتا ہے اور یہ انحطاط ہر ادارے میں سرایت کر گیا ہے اور کوئی ادارہ بھی صحیح طرح پرفارم کرنے کے قابل نہیں رہا۔

> اس وقت ہمارے سیاستدانوں کے درمیان غیر مسلم طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اینٹی اسلام کام کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ سندھ حکومت کا ''امتناع قبول اسلام بل'' ہو یا مرکزی حکومت کا نیشنل سنٹر فار فزکس کو ایک قادیانی کے نام سے منسوب کرنا، سب اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

سوال: سانحہ بلدیہ ٹاؤن کے مرکزی ملزم عبدالرحمان عرف بھولا کو تھائی لینڈ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے عدالتی نظام کا failure نہیں ہے کہ اتنے سنگین ترین جرائم میں ملوث افراد اس طرح دندناتے پھرتے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا ہی نہیں؟

ایوب بیگ مرزا: آپ کی بات درست ہے لیکن ہم ہر معاملہ عدالت پر نہیں ڈال سکتے۔ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کے کیس میں اصل failure تو انتظامیہ کا ہے۔ انتظامیہ کی طرف سے کسی بھی کیس کے متعلق جب تمام کوائف پورے کر کے عدالت کے سامنے رکھے جائیں گے تو تب عدالت فیصلہ کرنے کے قابل ہوگی۔ لیکن اس معاملے میں یہ انتظامیہ کی کھینچ تان تھی جس کی وجہ سے اتنا وقت گزرا ہے۔ انتظامیہ عدالت کے ساتھ تعاون ہی نہیں کر رہی تھی۔ جے آئی ٹی کے مطابق یہ سب کچھ ایم کیو ایم نے ہی کیا تھا اور اس وقت ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے بڑے اچھے تعلقات تھے۔ لہٰذا اس کیس میں جو اتنا وقت گزر گیا ہے تو ایسا اصل میں انتظامیہ اور ملزم پارٹی کی ملی بھگت سے ہی ہوا ہے۔ معاملہ یہ تھا کہ بلدیہ ٹاؤن میں ایک گارمنٹس کی فیکٹری تھی جس کے مالک سے تقریباً 20 کروڑ روپے کے بھتے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس علاقے میں ایم کیو ایم کی طرف سے رضوان قریشی سیکٹر انچارج تھے جن کے فیکٹری والوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ اتنا بھتہ مانگا گیا ہے تو رضوان قریشی اور اس کا بھائی دونوں نائن زیرو گئے۔ وہاں حماد صدیقی اور فاروقی سے ملاقات ہوئی اور انہیں بتایا کہ فیکٹری مالکان کا تعلق ایم کیو ایم سے ہی ہے لہٰذا ان سے بھتہ نہ لیا جائے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ان کی بات مانی جاتی حماد صدیقی نے رضوان قریشی کو تبدیل کر کے عبدالرحمان بھولا کو سیکٹر انچارج نامزد کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سب کچھ بڑے لیول سے ہو رہا تھا کہ جو بھی بھتہ خوری کے راستے میں حائل ہو رہا تھا اس کو فارغ کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمان بھولا نے آتے ہی بھتے کا مطالبہ کیا، فیکٹری مالکان نے اپنی مجبوری بیان کی جس پر بھولا نے تیزابی مادہ چھڑک کر فیکٹری میں آگ لگا دی اور دیکھتے ہی دیکھتے 300 کے قریب لوگ شہید ہوئے اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ 11 ستمبر 2012ء کا ہے اور آج اس سانحہ کو سوا چار سال ہو گئے ہیں اور انتظامیہ ابھی تک عدالت کے سامنے پورا کیس ہی نہیں لا سکی۔ پچھلے سال

جب ایم کیو ایم کا عسکری ونگ ختم ہوا تو تب جا کے یہ معاملہ آگے چلا ہے اور اصل ملزم گرفتار ہوا ہے۔ لہٰذا حقیقت یہ ہے کہ یہاں آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے، کوئی ادارہ صحیح طور پر کام نہیں کر رہا۔

سوال: اگر ہمارے ادارے عدلیہ کو سپورٹ کر رہے ہوں اور ہماری عدالتیں فوری انصاف فراہم کریں تو کیا دہشت گردی اور کرپشن کا خاتمہ ممکن ہے؟

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: دہشت گردی کی اور بھی وجوہات ہیں لیکن ایک بڑی وجہ اس ملک میں ناانصافی ہے۔ کیونکہ جس ملک میں انصاف نہ ہو رہا ہو وہاں پر دہشت گردی بھی پروان چڑھتی ہے اور دیگر بھی بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمارا ملک معاشی طور پر بھی ایک ناکام ریاست بنتا جا رہا ہے۔ باہر سے سرمایہ آنا تو دور کی بات ہے اُلٹا ملک سے سرمایہ باہر جا رہا ہے اور یہ ملک قرضوں پر چل رہا ہے۔ اس میں کوئی گروتھ ریٹ نہیں ہے۔ تو انصاف کے نہ ہونے اور امن وامان کی صورتحال کے خراب ہونے کا ایک نتیجہ دہشت گردی ہے۔ ہمارے ملک میں پہلے بہت سی جگہوں پر جرگہ سسٹم نافذ تھا۔ اس زمانے میں وہاں پر مقامی لوگوں کو انصاف ملتا تھا۔ اب جو ہمارا موجودہ عدالتی نظام ہے اس میں کیس انتظامیہ کے افسران نے تیار کر کے لے جانا ہوتا ہے اور ان کیسز میں اتنا سقم ہوتا ہے اور شواہد ہی ایسے پیش کیے جاتے ہیں کہ مجرم بری ہو جاتے ہیں۔ تو ہمارے ہاں نیچے سے لے کر اوپر تک انصاف کی بہت کمی ہے۔ امریکہ میں چھوٹے لیول پر پنچائتی سسٹم ہے جہاں پر فیصلے ہوتے ہیں۔ البتہ بڑے لیول پر عدالت ہے۔ وہاں محلوں میں جو عدالت بنائی جاتی ہے اس میں ایک جج ہوتا ہے اور باقی لوگ وہ ہوتے ہیں جو محلے کے بڑے لوگ ہوتے ہیں جو جانتے ہوتے ہیں کہ کون اچھے لوگ ہیں اور کون برے ہیں۔ لہٰذا وہاں عدالتی کارروائی شروع ہوتی ہے، پھر وہاں سے بڑی عدالتوں میں اپیلز ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں چھوٹی عدالتوں میں بھی بیورو کریٹک سسٹم ہے۔ بڑی عدالتوں میں تو نظام ہی کچھ اور ہے۔

سوال: حکومت نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ موصوف ایک ڈکلیئر قادیانی تھا اور قادیانی مسلم اُمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس متنازعہ فیصلے پر آپ کیا کہیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: ہمارے ملک میں اقتدار کا مسئلہ ہر شے پر حاوی ہے۔ ہمارے جو مقتدر طبقے ہیں وہ اپنا اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہر شے کو قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے مذہبی شعائر کو بھی قربان کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے سندھ اسمبلی نے ایک بل پاس کیا جس کے ذریعے اسلام کے راستے میں واضح رکاوٹ بننے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی حلقوں کی جانب سے اس قانون کو امتناع اسلام قانون کہا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور اس کا اسلام کی طرف بڑھنا ایک قدرتی اور فطری بات ہے جس کی وجہ سے طاغوتی طاقتیں پریشان ہیں اور چاہتی ہیں کہ پاکستان میں اسلام کی طرف پیش قدمی نہ ہو۔ لہٰذا ہمارے حکمران اگر اسلام کی بات کریں تو عالمی طاغوتی قوتیں ان سے خفا ہو جاتی

> ہمارے مقتدر طبقے اپنا اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہر شے کو قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے مذہبی شعائر کو بھی قربان کر رہے ہیں۔

ہیں اور ان کو اپنا اقتدار خطرے میں محسوس ہوتا ہے اور اگر وہ خلاف اسلام کوئی بات کریں تو یہ طاقتیں ان کے اقتدار کو مستحکم کرتی ہیں۔ لہٰذا سندھ حکومت نے جو کچھ کیا تو وہ انہیں عالمی طاغوتی طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا ہے۔ پہلے بلاول بھٹو نے ہندوؤں کے مذہبی تہوار میں اظہار یکجہتی کیا، پھر ایک مندر میں جا کر پوجا پاٹ کی اور پھر انہی کی آشیر باد سے سندھ اسمبلی نے یہ متنازعہ بل پاس کیا۔ اس پر مرکزی حکومت (ن لیگ) نے دیکھا کہ یہ تو باہر والوں کی حمایت حاصل کر رہے ہیں لہٰذا ہمیں بھی فوری طور پر کوئی ایسا ہی جواب دینا چاہیے جس سے طاغوتی طاقتوں کو معلوم ہو کہ پیپلز پارٹی اینٹی اسلام نہیں بلکہ اصل میں تو اینٹی اسلام ہم ہیں۔ اس لیے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو ایک قادیانی کے نام سے منسوب کیا گیا۔ دیکھیے! ہندو، یہودی، عیسائی تو باقاعدہ مذاہب ہیں۔ لیکن قادیانیوں نے اسلام کی پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے اور الحمدللہ ہماری اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ اس پر وہ پاکستان اور اسلام دونوں کے دشمن بن گئے ہیں۔ لہٰذا اس وقت اگر کسی قادیانی کو نوازا جائے گا تو باہر کی قوتیں اس پر خوش ہوں گی۔ اس نیشنل سنٹر فار فزکس کی کہانی کچھ یوں ہے کہ 1970ء میں اس کی تجویز ڈاکٹر عبدالسلام نے دی تھی۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے ہی اس کی منصوبہ بندی کی۔ فنڈز بھی حکومت کی طرف اناؤنس ہو گئے لیکن 1974ء میں قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے اقلیت قرار دے دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو خیر باد کہہ دیا اور اٹلی چلے گئے۔ اس سنٹر کے حوالہ سے منصوبہ بندی اور پروگرام بھی ساتھ لے گئے اور وہاں جا کر یہ سنٹر قائم کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ریاض الدین جو انتہائی نیک، پنج وقتہ نمازی تھے اور بڑے پائے کے سائنس دان تھے۔ شاید اسی لیے گورنمنٹ نے ان کو زیادہ لفٹ نہیں کرائی کیونکہ ان کا رجحان اسلام کی طرف زیادہ تھا۔ ساری محنت ان کی تھی لہٰذا یہ سنٹر پہلے انہی کے نام سے منسوب کیا گیا۔ اب ہمارے وزیراعظم نے وقت کا تقاضا یہ سمجھا۔ حالانکہ اگر انہوں نے یہ کام کرنا تھا تو وہ آج سے 20 سال پہلے بھی کر سکتے تھے۔ مگر ان کے نزدیک حالات کا تقاضا یہی تھا کہ دوسری پارٹی عالمی قوتوں کو خوش کر رہی ہے تو ہم کہیں پیچھے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا عالمی طاقتوں کو خوش کرنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے۔ حقیقتاً اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارے سیاستدانوں کے درمیان اینٹی اسلام کام کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ: ہم نے یہاں قادیانیوں کو جو غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے تو باہر سے پریشر آ رہا ہے کہ ان کو غیر مسلم نہ کہا جائے۔ حالانکہ یہاں دیگر مذاہب کے لوگ بھی ہیں لیکن قادیانی چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوائیں اور وہ باہر کی حکومتوں سے پریشر ڈلواتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اپنے آپ کو لبرل ظاہر کرنے کے لیے اور مغرب کے دباؤ میں آ کر نیشنل سنٹر فار فزکس کو ایک قادیانی کے نام سے منسوب کیا گیا ہے تا کہ قادیانیوں کو پاکستان میں ایک ڈھیل مل جائے۔

ایوب بیگ مرزا: ہمارے دونوں لیڈروں کے بیانات پر غور کریں۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ مجھے خدشہ ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کے ساتھ وہ سلوک نہ ہو جائے جو جرمنی میں ہمارے یہودی بھائیوں کے ساتھ ہوا ہے۔ اسی طرح نواز شریف نے وزیراعظم کا حلف اٹھانے سے پہلے قادیانیوں کو اپنے بھائی کہا تھا۔ ☆☆☆

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ضرورت برائے آفس سٹاف

لاہور میں واقع کاروباری ادارے کو مختلف دفتری امور سرانجام دینے کے لیے فرض شناس اور محنتی نوجوان کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت، ایف اے، بی اے یا بی کام۔

برائے رابطہ: 0333-4482381

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2016ء

محمد رفیق چودھری

سال 2016ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 49 شمارے شائع ہوئے۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	رسول اللہ ﷺ بحیثیت داعیٔ انقلاب	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
2	سیرت محمدی ﷺ کی جامعیت	سید سلیمان ندویؒ
3	اسلام یا جاہلیت: ایک فیصلہ کن دوراہا!	سید قطب شہیدؒ
4	فہم قرآن اور معرکۂ اسلام و جاہلیت	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
5	مسلمان حکومتوں کا شریعت سے انحراف	عبدالقادر عودہ شہیدؒ
6	اندازِ مسلمانی	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
7	ملامت و مخالفت سے بے پرواہی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
8	پاکستان کی اصل اساس	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
9	فتح و نصرت کی بشارت	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی
10	یہ غفلت آخر کب تک	مولانا ابوالکلام آزادؒ
11	تین فتنے	محمد نواز
12	شریعت کو کیسے مسلمان درکار ہیں؟	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
13	اپنے نیک عمل پر بھروسا اور قناعت نہ کرنے کی تعلیم	مفتی محمد شفیعؒ
14	انسانی مشقت	سید قطب شہیدؒ
15	اُمت کا تصور عام کیجیے!	خورشید احمد گیلانی
16	اللہ کی طرف رجوع	ڈاکٹر نذیر شہیدؒ
17	ظلم و تعدی اور فساد کو برداشت کرنا اسلام نہیں	سید قطب شہیدؒ
18	دنیا کو مقابلہ آرائی کا مرکز نہ بنائیں	استاد فتحی یکن
19	آئین پاکستان کی اساس: شریعت	محمد علی جناح
20	امریکہ اور آزادیٔ نسواں	فریدہ شبیر
21	کامیابی کا راستہ	منشی عبدالرحمان
22	روزہ اور ضبط نفس	شاہ ولی اللہ
23	قوت ارادی کی تربیت	مولانا امین احسن اصلاحی
24	روزہ میں گناہوں سے بچیں	مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
25	پھر بھی توبہ نہیں کرتے	عبدالعزیز سلفی فلاحی
26	عید: کچھ تو حالات بدلنے کا عزم کرو	تسنیم احمد
27	سنت اللہ کے نتائج	سید محمد قطب
28	ایمان اور اُمید	علامہ یوسف القرضاویؒ
29	پاکستان کی بقاء کی بنیاد: اسلام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30	سیلاب سے بچنے کی صورت	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
31	درست رویہ	مولانا صدرالدین الرفاعی
32	ایمان و یقین کمزوری کا نتیجہ	محمد موسیٰ بھٹو
33	جسے تم دین سمجھتے ہو بے دینی ہے	مولانا محمد یوسف بنوریؒ
34	نفس پرستیوں کو ذبح کر دو	مولانا ابوالکلام آزادؒ
35	قربانی کا اصل فلسفہ	مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
36	طاغوت کی تبدیلی نہیں نفی کیجیے	سید قطب شہیدؒ
37	تحقیر و عیب چینی پر صبر	سید جلال الدین عمریؒ
38	کامیابی تمہارے قدم چومے گی	محمد رضی الاسلام ندوی
39	نظریہ: قوموں کی روح	نعیم صدیقی
40	پرعزم انقلابی شخصیت	مولانا ابوالکلام آزاد
41	غفلت آخر کب تک	مولانا ابوالکلام آزاد
42	اقامت دین کی جدوجہد اور محبت الٰہی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
43	پناہ کا واحد راستہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
44	مقصود رضاء الٰہی اور اجرِ اُخروی ہے	مولانا محمد الیاسؒ
45	اخلاص و للّٰہیت	مولانا محمد یوسفؒ
46	مغفرت طلب کرو	پیر محمد کرم شاہ الازہری
47	اسوہ رسول ﷺ کی سربلندی	مولانا اخلاق حسین قاسمی
48	میں تم سے اچھا نہیں ہوں	مولانا سعید الرحمان علوی
49	ایمان بالرسالت کا اجتماعی تقاضا	محمود فاروقی

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 77 سے سورۃ الکہف کی آیت 73 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔ ''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	انسان اور سانپ	مرزا ایوب بیگ
2	ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے	〃
3	عدل: امن کا ضامن	〃
4	انجام گلشن کیا ہوگا!	〃
5	ریاست ہوگی ماں جیسی	〃
6	غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالیں	رفیق چودھری
7	ہم خرما و ہم ثواب	ایوب بیگ مرزا
8	یہ چیخ و پکار کیسی؟	〃
9	زمینی حقائق	〃
10	حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں	〃
11	خلافت اور جمہوریت	〃

12	حکمرانوں کا لبرل ازم اور دینی جماعتیں	ایوب بیگ مرزا
13	23 مارچ حقیقت کیا ہے؟	〃
14	لکھوں تو ذہن قلم سے خون ٹپکتا ہے	〃
15	عذرِ گناہ بدتر از گناہ	〃
16	تک تک دیدم، دم نہ کشیدم	〃
17	نہ جا اُس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اُس کی	〃
18	شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات	〃
19	پانامہ لیکس اور جمہوریت کا سفرِ آخرت	〃
20	سیاسی اور عسکری قیادت میں اختلاف کی اصل وجہ	〃
21	فیصلہ کن مرحلہ	〃
22	اور اب ہیبت اللہ	〃
23	ہلکا تشدد یا ہولناک عذاب	〃
24	ضرورت ہے ایک لیڈر کی	〃
25	کیسے کیسے لوگ؟ (امریکہ دوستی)	〃
26	اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر	〃
27	حیا باختگی کا طوفان	عامرہ احسان
28	پاکستان سے رشتہ کیا (کشمیر)	ایوب بیگ مرزا
29	ترکی میں ناکام بغاوت کیا ہم کوئی سبق حاصل کریں گے؟	〃
30	سرمایہ دارانہ نظام کا شکنجہ	〃
31	نوشتۂ دیوار	〃
32	سانحہ کوئٹہ: ہم ناکام کیوں ہیں؟	〃
33	مودی کو جواب دیں	〃
34	اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں	〃
35	ہماری قربانیاں	〃
36	بوئے خوں آتی ہے۔۔۔	〃
37	وزیراعظم کا جنرل اسمبلی سے خطاب	〃
38	خوف بھارت سے نہیں	〃
39	اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت	〃
40	سب سے پہلے پاکستان	〃
41	وہی تو کافر، ظالم اور فاسق ہیں	〃
42	آؤ جمہوریت جمہوریت کھیلیں	〃
43	جنت نظیر دنیا	〃
44	ڈونلڈ ٹرمپ جیت گیا اور۔۔۔	〃
45	مسلمان ملک اور اسلامی فلاحی ریاست	〃
46	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	〃
47	خلافِ اسلام قوانین	〃
48	بستیاں کیوں ویران ہوتی ہیں؟	〃
49	عزت کی موت یا ذلت کی زندگی	〃

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس عنوان کے تحت امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید کے خطابِ جمعہ کی اور اُن کی لاہور میں عدم موجودگی کی صورت میں خطاب نہ ہونے کی بنا پر کسی اور ذمہ دار کے خطاب کی تلخیص دی جاتی ہے۔ 2016ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	رسول اللہ ﷺ سے محبت کے تقاضے	حافظ عاکف سعید
2	توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمد ﷺ پر جنات کی گواہی	〃
3	اللہ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے	〃
4	رب العالمین کی رحمۃ العالمین ﷺ کو ہدایات	〃
5	اپنے حقیقی مستقبل کی فکر کرو	〃
6	اللہ کی کبریائی اور انذارِ آخرت!	〃
7	قرآن مجید کے مخالف اور دشمن کا بدترین انجام	〃
8	اہلِ جہنم کے جرائم کی چارج شیٹ	〃
9	ایمان بالآخرت	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
10	خطبۂ نکاح کی تفہیم	ڈاکٹر عارف رشید
11	انسان سرکشی پر کیوں اُتر آتا ہے؟	چودھری رحمت اللہ بٹر
12	وقوعِ قیامت کے دلائل	حافظ عاکف سعید
13	دنیا اور دنیا پرستی	اعجاز لطیف
14	ہمارا حقیقی مستقبل دنیا نہیں آخرت ہے	حافظ عاکف سعید
15	موت کی طرح قیامت بھی برحق ہے	〃
16	زمانے میں انسان کا مطلوب ہستی	〃
17	قرآن تو ایک یاددہانی ہے	〃
18	تذکیر بالقرآن	〃
19	ایمان باللسان لازم لیکن	〃
20	بڑی خبر	〃
21	فیصلے کا دن زیادہ دور نہیں	〃
22	قارونی ذہنیت اور اس کا علاج	مومن محمود
23	منکرینِ آخرت کا انجام	حافظ عاکف سعید
24	استقبالِ رمضان	〃
25	روزہ اور قرآن کا باہمی تعلق	〃
26	قرآن کی عظمت اور افادیت	〃
27	مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق	〃
28	مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق (2)	〃
29	رمضان کا حاصل	〃
30	حقیقی کامیابی کے راز	〃
31	نزولِ قرآن کا شفاف نظام	〃
32	مسائل کا واحد حل: اللہ سے وفاداری	〃
33	یومِ آزادی اور شکرگزاری کے تقاضے	〃
34	دلوں کا زنگ: ہلاکت کا باعث	〃
35	نفاذ اسلام کے راستے میں رکاوٹ بننا	〃
36	اہلِ ایمان کی آزمائشیں	〃
37	ذلت اور پستی سے نکلنے کا واحد راستہ	〃
38	بدبختی کی اصل وجہ	〃
39	تذکیر ہو مسلمان کی ذمہ داری ہے	〃
40	جب نظامِ شمسی میں مچ جائے گی ایک بڑی ہلچل	〃
41	عزت اور ذلت کا اصل معیار (اول)	〃
42	عزت اور ذلت کا اصل معیار (دوم)	〃
43	انسان گرفت میں ہے	〃
44	اپنے نفس کو پاک کرنا کتنا ضروری ہے	〃
46	حقیقی منزل کے راستے کے تین سنگ میل	〃
47	سیرت محمد ﷺ کے تین اہم گوشے	〃
48	حضور ﷺ سے محبت کے اصل تقاضے	〃
49	انسانی عزت وشرف کی شرائط	〃

کارِ تریاقی

کارِ تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف

موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

1 پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے — 2 اب یہی صورتِ حالات
3 زمیں پہ اپنے لیے — 4 نگاہِ خفاش
5 منقسم ہوگیا انسان — 6 حقیقتوں کو چھپانے کی کاوشوں میں
7 حشر میں کس سے عقیدت کا۔۔۔ — 8 محرومِ بصیرت
9 گلِ نعش — 10 تحفظ خواتین: شیلٹر، کڑے نہیں، خاندان!
11 عشقِ تمام مصطفیٰ ﷺ۔۔۔ — 12 مجرمانہ خاموشی
13 دل یا شکم — 14 استقلالِ پاکستان
15 راستہ خود ہی تباہی کو دیا ہے — 16 لیکس کا دن
17 آف شور جمہوریت — 18 کل وہ بھرنا ہے
19 شعلہ بہ پیراہن — 20 درد لا دوا
21 پیمانِ وفا باندھا تھا — 22 یہ جدتیں، یہ ترقی پسندیاں
23 شمشیریں نہ تدبیریں — 24 اقرا باسم ربک
25 امریکی یوٹرن — 26 رب کرے سولیاں
28 الامان الحفیظ — 29 اپنی ہی کمائی کو تو لوٹا نہیں جاتا
30 مجرم ہم ہی گردانے گئے — 31 طوفان ہوس لے ڈوبا
32 اک خواب سنبھالا نہ گیا! — 33 غم کا عارضی منظر
34 اصحاب الاخدود — 35 سمجھ میں بات آتی جا رہی ہے
36 نہ مکین ہے نہ مکان ہے! — 37 وحدتے گم کردہ۔۔۔
38 مغلوبِ گماں — 39 جرم ہائے خانہ خراب
40 فیصلہ کیجیے — 41 جو ہر زندگی نہیں
42 طاہر دین کر گیا پرواز — 43 بھیڑ چال
44 یوم تفکر — 45 از مغز دو صد خر
46 جاگ ذرا — 47 خواب لٹے جاتے ہیں۔
48 کانپتا ہے دل تیرا — 49 یہ قزاقی، یہ سفاکی۔۔

خلافت فورم

1 حبِ رسول ﷺ کے عملی تقاضے — حافظ عاکف سعید
2 نریندر مودی کا دورہ پاکستان — رضوان الرحمان رضی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ایوب بیگ مرزا
3 دہشت گردی کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف — حافظ عاکف سعید، ایوب بیگ مرزا
4 ایران سعودی عرب کشیدگی اور پاکستان کا کردار — ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، ایوب بیگ مرزا
5 خطے کا مستقبل اوباما کی نظر میں — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، اوریا مقبول جان

زمانہ گواہ

13 ایم کیو ایم میں توڑ پھوڑ، حقوقِ نسواں بل اور 34 اسلامی ممالک کا اتحاد
اکرم ذکی، اوریا مقبول جان، شجاع الدین شیخ، رضوان الرحمان رضی، ایوب بیگ مرزا
14 پرویز مشرف کی بیرون ملک روانگی، ڈونلڈ ٹرمپ بحیثیت صدارتی اُمیدوار اور حقوقِ نسواں بل
ایوب بیگ مرزا، حفیظ اللہ خان نیازی، رضاء الحق، ڈاکٹر عبدالسمیع
15 سانحہ گلشن اقبال پارک، راء کا نیٹ ورک، برسلز میں دہشت گردی
ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
16 پاناما لیکس، بذریعہ ایران دہشت گردی، پٹھانکوٹ واقعہ کی تحقیقات
ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
17 پاناما لیکس: ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر شاہد حسن، خالد محمود عباسی
18 امریکہ بھارت معاہدے، پاناما لیکس، چھوٹو گینگ — ایوب بیگ مرزا، ارشاد احمد عارف
19 پاناما لیکس، فوج میں احتساب، پاکستان میں لبرل ازم
ایوب بیگ مرزا، اعجاز احمد چودھری، محمد عبداللہ گل، رضاء الحق
20 امریکہ کے بدلتے تیور، پاناما لیکس، اپوزیشن کے 15 نکات، جاوید احمد غامدی کے نظریات
ایوب بیگ مرزا، شجاع الدین شیخ
21 شام کی صورتحال، پاکستان کے اندرونی حالات — ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان، رضاء الحق
22 مطیع الرحمان کی پھانسی، نواز شریف اور عمران خان کا پارلیمنٹ میں خطاب، سرگودھا یونیورسٹی
ایوب بیگ مرزا، فرید احمد پراچہ، رضوان الرحمان رضی
23 ملا اختر منصور کی شہادت اور اس کے بعد کے حالات — ایوب بیگ مرزا
24 کیا اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات غلط ہیں؟ (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر عبدالسمیع، شجاع الدین شیخ)
25 رمضان کے فضائل و برکات اور رمضان ٹرانسمیشن (ایوب بیگ مرزا، رشید ارشد، خالد محمود عباسی)
26 پاک امریکہ تعلقات، قرآن نصاب تعلیم کا لازمی جز (ایوب بیگ مرزا، جنرل (ر) عبدالقیوم، یاسین خان)
27 زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت (ایوب بیگ مرزا)
28 کشمیر، دہشت گردی، آرمی چیف کو مارشل لا کی دعوت (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)
30 ترکی میں بغاوت کے اسباب اور نتیجہ، فرانس میں دہشت گردی (ایوب بیگ مرزا، رضوان رضی)
31 پاکستان کے حالات، اُمت مسلمہ کے مسائل (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، رضاء الحق)
32 کراچی، عمران خان کے دھرنے، ڈرون حملے (ایوب بیگ مرزا)
33 سانحہ کوئٹہ، سائبر کرائم بل، بچوں کا اغواء، پاکستانی و اسرائیلی مشترکہ فضائی مشقیں (ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ)
34 سائبر کرائم بل، خوبیاں اور خامیاں (غلام مرتضیٰ، رضاء الحق)
35 الطاف حسین کی پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی (ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ)
36 نائن الیون کے 15 سال بعد (ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ)
37 کشمیر، بھارت کا جنگی جنون، پاکستان کا سیاسی انتشار (ایوب بیگ مرزا)
38 پاک بھارت کشیدگی، جنگ کے امکانات (ایوب بیگ مرزا، رضوان رضی)
39 پاک بھارت کشیدگی اور پاکستان کا سیاسی انتشار (ایوب بیگ مرزا، سلمان غنی)
40 پاک چائنہ اقتصادی راہداری اور درپیش چیلنجز (ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، رضوان الرحمٰن رضی)
41 تازہ ترین ملکی صورتحال (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)
42 کوئٹہ سانحہ، دھرنا اور سیاسی انتشار (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)
43 جوڈیشل کمیشن کا قیام، پی ٹی آئی کی کامیابی یا کچھ اور (ایوب بیگ مرزا، رضوان الرحمٰن رضی)
44 ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت اور آئندہ کا عالمی منظر نامہ (پروفیسر طلحہ علی، رضاء الحق، خالد محمود عباسی)
46 ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی (ڈاکٹر عبدالسمیع، خالد محمود عباسی)
47 نئے آرمی چیف کا تقرر، سندھ اسمبلی کا بل، 24 ویں آئینی ترمیم اور پیس ٹی وی پر پابندی (ایوب بیگ مرزا، مفتی منیب الرحمان، زیڈ آئی فرخ، ڈاکٹر عارف رشید، آصف حمید)
48 سندھ حکومت اسلام کی راہ میں رکاوٹ (حافظ عاکف سعید، سراج الحق، علامہ امین شہیدی، شجاع الدین شیخ، مفتی منیب الرحمان، مولانا زاہد الراشدی)
49 پاناما کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ (ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)

سیرت النبی ﷺ

13 سیرت سید المرسلین ﷺ — ناصرہ سلیمان
18 نبی مکرم ﷺ بحیثیت مثالی شوہر — محمد اسحاق
31 نبی اکرم ﷺ بحیثیت مبلغ اعظم — حکیم شمیم احمد
32 آنحضرت ﷺ کی تعلیم و تربیت کے انقلابی اثرات — مولانا مفتی محمد تقی عثمانی
46 ایثار — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
48 اسوہ حسنہ اور ہمارا معاشرہ — مولانا محمد اسماعیل ریحان

حالاتِ حاضرہ

9 کیا تیسری جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے؟ — سید عبدالوہاب شیرازی
10 شام میں فلسطین کی تاریخ کو دوہرایا جا رہا ہے — عطا محمد جنجوعہ
عافیہ صدیقی کی والدہ کی قوم سے التجا — انور غازی
11 ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ نسواں بل — حافظ عاکف سعید
ناموس رسالت کے جانثار — ڈاکٹر ضمیر اختر خان
12 بڑھتا ہوا قرضوں کا بوجھ المیہ نہ بن جائے — شیر محمد خان
شہباز تاثیر کی رہائی: اصل قصہ کیا ہے؟ — اوریا مقبول جان
14 تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

15	مشترکہ لائحہ عمل مگر کس لیے؟	حافظ عاکف سعید
	انصاف کے تقاضے اور مشرف کیس	محمد فہیم
16	قانون ''خواتین کا تشدد سے تحفظ'' پنجاب---	مولانا عبدالوہاب
17	متحدہ قومیت کا تصور اور اسلام	اوریا مقبول جان
20	طاغوت سے انکار	اوریا مقبول جان
22	ماہ رمضان اور ناجائز منافع خوری	زرناب فرخندہ فاروقی
24	خاتون پر ہلکا تشدد	ڈاکٹر حافظ محمد زبیر
27	دنیا حقیقی عید سے محروم ہے	ابوالحسن علی ندویؒ
30	بلیئر نے معافی مانگی	محمد فہیم
	شیوخ الجامعات سے اپیل	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
32	قرآن کو نصاب تعلیم میں شامل کرنا---	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
33	کہ اہل ہند کی تقدیر بدل جائے	سید وجاہت علی
34	بھنور میں پھنسی مسلم دنیا	مفتی سید عدنان کاکاخیل
35	اصل چہرہ نقاب سے باہر	محمد فہیم
36	ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے	محمد سمیع
	ہمارا اندھاپن	بابر ستار
37	مہاجر اب کیا کریں؟	محمد سمیع
	خواتین کا دائرہ کار انسان سازی یا کہ ہوا بازی	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
38	بھارتی عزائم اور دفاع پاکستان کے تقاضے	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
41	جدید ذرائع ابلاغ اور ہماری ذمہ داری	میاں طاہر
	اگر نہیں جانتے تو پوچھ لو!	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
42	مومن ہے تو بے تیغ بھی----	ابومنصور دجاجہ
43	ایک ماڈرن صوفی کی کہانی	محمد موسیٰ بھٹو
47	باب الاسلام کے رہنے والوں پر اسلام کا باب بند	ڈاکٹر ضمیر اختر خان

دین و دانش

2	ماں کی عظمت	فرید اللہ مروت
4	تعلقات نبھانے کی کوشش کیجیے!	فرید اللہ مروت
	حفظ قرآن مجید کی برکات	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
5	ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک	مولانا حافظ مشتاق احمد
6	ایمان کی عظمت	مولانا ذوالفقار احمد
	دیس نہیں، پردیس	حافظ محمد زاہد
7	اللہ کے لیے محبت کرنا	فرید اللہ مروت
	سنت کا مذاق نہ اُڑائیں	مولانا محمد تقی عثمانی
8	اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھو	ابوعبداللہ
	چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ	مولانا محمد جعفر تھانیسری
9	مربی کے اوصاف	مولانا سراج الدین ندوی
	غیر مسلم اقوام کی مشابہت اختیار نہ کی جائے	مولانا محمد عابد قریشی
10	بہترین مسلمان	حافظ ابوبکر اسماعیل
	علم کی مال پر فضیلت	محمد عارف
11	عورت کی تعلیم	مولانا محمد حبیب
12	سلام: فضیلت اور آداب	سجاد انور
15	آزادیٔ نسواں اور اسلام	مفتی شفیق الدین الصلاح
16	توبہ میں جلدی کیجیے!	مولانا عرفان اللہ حقانی
17	راہ نجات	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
21	کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت	محمد یوسف اصلاحی
22	روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار	عبدالرشید باقی
23	فغان رمضان	مفتی منیب الرحمان
	فضائل رمضان	ثمیرہ لیاقت
24	رمضان المبارک اور جود و سخاوت	شیخ عمر فاروق
	ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	مولانا عبدالوہاب
25	رمضان اور قرآن	حافظ مشتاق احمد
	اعتکاف کے فضائل، تعریف، شرائط، قسمیں	حضرت عثمان
26	عیدالفطر: رمضان کا انعام اور ثمرہ	فرید اللہ مروت
	شب قدر کیا ہے؟	شاہ وارث
	صدقۂ فطر کے احکام و فضائل	حافظ محمد زاہد
27	علم دین کے فضائل و برکات	مولانا مشتاق احمد
28	اچھے انسان کی صفات	محمد سالم
	بدگمانی اور غیبت کی ممانعت	محمد حنیف
	والدین سے حسن سلوک کیوں؟	سجاد سرور
29	قانون اور حقوق نسواں	محمد دین جوہر
	عبادت میں سستی سے بچیں	مولانا حبیب اللہ حقانی
30	انسانیت کا مذہب	محمد سمیع
	حقوق قرآن اور تصور ثواب	مولانا عبدالوہاب شیرازی
34	عید قربان اور اُسوہ ابراہیمی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	قربانی کی فضیلت	مولانا مشتاق احمد
35	جلد بازی ندامتوں کی ماں	مولانا اسلم
	حج: اتحادِ اُمت کا مظہر اعظم	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
36	ترک نماز	مولانا محمد اسلم
	پریشان نہ ہوں۔۔۔ رزق مقدر ہو چکا	مولانا محمد صادق
37	وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ	سجاد وسیم
38	راحت رساں بنئے	محمد کاشف اقبال
	آخر موت ہے!	مفتی محمد طلحہ نظامی
39	تبلیغ دین کے لیے راہنما اصول	ڈاکٹر سلطان العمیری
	مومنین جن پر اللہ نے احسان کیا	عبدالرحمٰن ضیاء
40	گناہ پر اصرار	مولانا محمد اسلم شیخوپوری
	سلام اور آداب	انور غازی
	علماء و مصلحین امت اور ان کے فتنے	محمد یوسف بنوری
42	ماہ صفر المظفر اور توہم پرستی	مولانا مشتاق احمد
	خلافت راشدہ میں شہریوں کے حقوق کا تحفظ	ابوعبداللہ
43	قتل غیرت: اسلامی نقطۂ نظر	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
44	ہم گناہ کیوں کرتے ہیں؟	محمد عثمان
	اجتماعیت	مولانا محمد اسلم
	دعوت دین کی محنت	فرید اللہ مروت
46	نماز ایک عظیم عبادت	مولانا گلزار احمد قاسمی
47	ایک بھولا ہوا عظیم سبق	فرید اللہ الصافی
48	فریضۂ تبلیغ اور مخلوق سے اجر	مولانا محمد صادق

تنظیم و تحریک

1	وفاقی شرعی عدالت کے سود کے حوالہ سے 14 سوال اور ان کے جوابات قسط 4	حافظ عاطف وحید
2	〃 〃 〃 〃 قسط 5	〃
3	〃 〃 〃 〃 قسط 6	〃
4	〃 〃 〃 〃 قسط 7	〃
6	〃 〃 〃 〃 قسط 8	〃

شمارہ	عنوان	مصنف
7	〃 〃 قسط 9	〃
22	فیس بک کے استعمال کے بارے میں ہدایات	ادارہ
27	نظام مصطفیٰ ﷺ کے قیام کی ضرورت واہمیت	حافظ عاکف سعید
36	خطاب عیدالاضحیٰ	حافظ عاکف سعید
42	کشمیر: غموں، الموں اور المیوں کے چار ماہ	عبدالرافع رسول
43	ہم سفر وہم خیال	طارق نعیم
44	اغراض دنیوی کو چھوڑ کر اس کام میں چلنا ہے	انجینئر حافظ نوید احمد
	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام۔۔۔رفقائے تنظیم اسلامی کے نام	حافظ عاکف سعید
	سالانہ اجتماع کے مقاصد	انجینئر نعمان اختر
	سالانہ اجتماع کی برکات	راؤ محمد سہیل
45	دعوت وتبلیغ کی اہمیت	حافظ عاکف سعید
	اجتماع کو بابرکت کیسے بنائیں؟	ابوعبداللہ

فکر وطن

شمارہ	عنوان	مصنف
5	پاکستان کی نظریاتی اساس، ریاست کا بیانیہ، دہشت گردی	اوریا مقبول جان
6	کتنی خون ریزی اور ہوگی؟	مفتی سید عدنان کاکاخیل
7	مظلوم قائداعظم	ڈاکٹر صفدر محمود
11	قومی عزت وناموس اور ذلت ورسوائی	اوریا مقبول جان
12	پاکستان کا شکوہ	بنت محمد رفیق
	پاکستانی ایک ملت ہیں یا قوم؟	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
14	قرآن وسنت کی غیر مشروط آئینی برتری قائم کرو	پروفیسر جمعہ خان کاکڑ
31	غلامی سے غلامی تک	پروفیسر عبدالعظیم جانباز
40	کیا پاکستان میں آئینی طور پر اللہ بڑا ہے؟	پروفیسر جمعہ خان کاکڑ
41	مجھ سے تنہا کے مقابل تیرا لشکر نکلا	آمنہ مفتی
	قرآن وسنت کو کن لوگوں نے سپریم لا نہیں بننے دیا؟	پروفیسر جمعہ خان کاکڑ
45	اسلامی قوانین کا نفاذ بذریعہ پارلیمنٹ	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
48	احتساب	مولانا محمد اسلمؒ

گوشۂ خواتین

شمارہ	عنوان	مصنف
1	لڑکیوں کی پیدائش کو بوجھ مت سمجھئے!	ام مریم
8	آزادئ نسواں پر اقبال کی تشویش	ڈاکٹر عطیہ اشرف
9	مخلوط تعلیم: معاشرے کا ناسور	ام مریم
10	مستحکم خاندان کی تعمیر کیسے ہو؟	ماجدہ نعیم
	مغربی تہذیب وثقافت اور مسلمان خواتین!	ام احمد
30	طالبات سے کچھ قیمتی باتیں	مولانا عبدالستار

متفرق مضامین

شمارہ	عنوان	مصنف
1	عروج وزوال کی حقیقت ظاہری کیوں؟	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
6	آج مسلمان زیر عتاب کیوں؟	رضی الدین احمد صدیقی
8	اتحاد اُمت کی ضرورت	مولانا سید ابرار احمد
	سیکولر، لبرل وقوم پرست ذہنیت کا طرز عمل	پروفیسر جمعہ خان کاکڑ
	جاگ اُمت مسلمہ جاگ	جاوید ملک
11	روشن خیال تہذیب کا نقطۂ کمال	عبداللہ بھٹی
14	خاندان کے ادارے کو تباہ کرنے کی سازش	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
	انسانیت بستر مرگ پر ہے	ذکرہ رحمان
17	بدترین لوگ	حافظ ابوبکر اسماعیل
32	اللہ کے شدید عذاب سے کیسے بچیں	ملک ریاض
33	یوم آزادی: پاکستان کی کہانی	نذیر ملک
	مہذب انداز گفتگو: ایک اعلیٰ انسانی وصف	راحیل گوہر
35	وہ قوم کے فیضان سماوی سے ہو محروم	اوریا مقبول جان
38	معاشی تحریک کے اہم نکات	شاہ ولی اللہ
39	شجر سایہ دار	یاسر محمود شاکر

یادِ رفتگاں

شمارہ	عنوان	مصنف
9	عبدالقادر جیلانی شخصیت کا منفرد پہلو	عبدالغفار عزیز
13	ہدیہ تحسین بنام ممتاز حسین قادری	بیگم بینا حسین خالدی
	قربان محمد ﷺ: غازی علم دین شہید	مولانا محمد اسلم
19	حلقہ ہائے دروس قرآن از شاہ ولی۔۔۔	قاری محمد عبدالقیوم
43	ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم معاصر علماء ومشاہیر کی نظر میں	سید عبدالوہاب شیرازی

نظمیں

شمارہ	عنوان	مصنف
18	کہ غم در کمین ماست	نعیم صدیقی
19	خروش سروش	ظفر علی خان
33	پاکستان کا مطلب کیا؟	اویس پاشا کرنی
46	فکر آخرت	ابن رجب

رودادیں/خصوصی رپورٹ

شمارہ	عنوان	مصنف
2	سود کی حرمت اور تباہ کاریاں	
3	سود اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ	ابوہارون
16	نظام مصطفیٰ کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ	
19	تحفظ خواتین بل شریعت کے تناظر میں ایک جائزہ	ادارہ
20	تحفظ 〃 〃 〃 (۲)	〃
21	تحفظ 〃 〃 〃 (۳)	〃
	کلیۃ القرآن لاہور کی تقریب تکمیل بخاری ودستار بندی	فرید اللہ مروت
22	دروۂ ترجمہ قرآن وخلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست	
23	دورۂ ترجمہ قرآن وخلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست	
34	ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسمان کیوں ہو؟	
35	کشمیری بھائیوں کی حقیقی مدد	حافظ عاکف سعید
45	اسلام اور عالم اسلام کا مستقبل	مرتضیٰ احمد اعوان
46	سالانہ اجتماع 2016ء	مرتضیٰ احمد اعوان
47	نامے میرے نام	پروفیسر جمعہ خان کاکڑ
	نظریاتی انقلاب (جاوید احمد غامدی)	ادارہ
48	رحمۃ للعالمین ﷺ کانفرنس	رفیق چوہدری

مطالعہ کلام اقبال

مطالعہ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چنیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ جس کے پہلے مرحلے میں اقبال کے مجموعہ "پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق" میں نظم "فقر" کے اشعار کی تشریح شروع کی گئی۔

شمارہ	عنوان	مصنف
47	فقر (اشعار: 1 تا 4)	انجینئر مختار فاروقی
48	〃 (اشعار: 5 تا 11)	〃
49	〃 (اشعار: 12 تا 18)	〃

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

شمارہ	حلقہ/تنظیم	پروگرام	رپورٹ

1	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع اور انسداد سود مہم	صوفی محمد صفدر
	جنوبی پنجاب	تونسہ شریف میں سود کے خلاف ریلی	شوکت حسین
	جنوبی پنجاب	بہاولپور میں سود کے خلاف ریلی	شوکت حسین
3	حلقہ لاہور شرقی	فہم القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب	محمد طارق
	جاتلاں	جی دارالسلام میں تربیتی پروگرام	غلام سلطان
	وہاڑی	انسداد سود سیمینار	شوکت حسین
5	جنوبی پنجاب	امیر حلقہ کا دورہ بہاولپور	شوکت حسین
7	جنوبی پنجاب	امیر حلقہ کا دورہ تونسہ ولیہ	شوکت حسین
8	بی بیوڑ	سہ روزہ پروگرام	عالم زیب
9	پنجاب شرقی	عارفوالہ میں سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	چنیوٹ	ایک روزہ دعوتی پروگرام	حافظ ارشد علی
	جڑانوالہ	ایک روزہ دعوتی پروگرام	حافظ ارشد علی
10	ٹوبہ	دعوتی پروگرام	غلام نبی
	بہاولپور	دعوتی پروگرام	شوکت حسین
	جنوبی پنجاب	امیر حلقہ کا وکلاء بار ملتان سے خطاب	شوکت حسین
	لاہور شرقی	ذمہ داران تربیتی اجتماع	محمد طارق
15	گجرانوالہ	دو روزہ تربیتی اجتماع	خادم حسین
	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	صوفی صفدر
16	ٹوبہ ٹیک سنگھ	ماہانہ خطاب	غلام نبی
17	لاہور شرقی	امیر محترم کی فیروز والا کے رفقاء سے خطاب	نعیم اختر عدنان
18	خانیوال	درس قرآن	شوکت حسین
	ممتاز آباد	شب بیداری پروگرام	شوکت حسین
	جنوبی پنجاب	امیر حلقہ کا دورہ بہاولپور	شوکت حسین
28	جاتلاں	خواتین کا خصوصی پروگرام	شبیر احمد
	پونچھ	دفتر تنظیم اسلامی کی افتتاحی تقریب	شبیر احمد
	لاہور شرقی	شب بیداری پروگرام	شکیل احمد
	پنجاب جنوبی	امیر حلقہ کا دورہ لیہ و تونسہ	شوکت حسین
	خانیوال	عظمت قرآن کی محفل کا انعقاد	شوکت حسین
	پنجاب شرقی	سہ ماہی تربیتی اجتماع عارفوالا	عابد حسین
29	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	صوفی صفدر
31	ساہیوال	رمضان المبارک کے پروگراموں کی تفصیل	جاوید اقبال
	فیصل آباد	دو روزہ دعوتی پروگرام	حافظ ارشد علی
37	فیصل آباد	فری ملٹی میڈیا کورس	اسد الرحمٰن
	فورٹ عباس	ماہانہ اجتماع	قمر الدین بھٹی
	اسلام آباد	ایک روزہ سہ ماہی پروگرام	رفیق تنظیم
39	پنجاب شرقی	عارفوالا میں سہ ماہی تربیتی اجتماع	عابد حسین
	قرآن اکیڈمی کوٹ ادو	شب بیداری پروگرام اور فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرہ	شوکت حسین
45	گوجر خان	ایک روزہ تربیتی پروگرام	مشتاق حسین
	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	صوفی صفدر
	فیصل آباد	امیر محترم کا دورہ	رفیق تنظیم
47	سرگودھا	سہ ماہی تربیتی پروگرام	غلام رسول
	گوجر خان	ماہانہ تربیتی اجتماع	مشتاق حسین
	ممتاز آباد ملتان	دعوتی پروگرام	شوکت حسین

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
1	کراچی شمالی	گلستان جوہر 1 میں ماہانہ تربیتی اجتماع	محمد عدیل
4	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
8	شاہ پنجو	ماہانہ شب بیداری پروگرام	نور محمد لاکھیر
9	کراچی جنوبی	آگاہی منکرات مہم بحوالہ ویلنٹائن ڈے	محمد سہیل
14	کراچی جنوبی	ملتزم رفقاء کا تربیتی اجتماع	محمد سہیل
18	سکھر	سہ ماہی تربیتی اجتماع	نصر اللہ انصاری
28	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	راؤ محمد سہیل
37	کراچی جنوبی	یوم آزادی پر دعوتی اجتماع	محمد ہاشم
45	کراچی شمالی	کل رفقاء تربیتی اجتماع	محمد ارشد
		شعبہ خواتین کے تحت تربیتی پروگرام	شعبہ خواتین

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
12	خیبر جنوبی	انسداد سود مہم	شمیم خٹک
28	ملاکنڈ	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد یاسین
	باجوڑ غربی	رمضان میں دعوتی سرگرمیاں	فضل واحد
37	ملاکنڈ	سہ روزہ دورہ چترال	سعید اللہ خان
45	ملاکنڈ	ناظم حلقہ کا دورہ چوگا ضلع شانگلہ	حبیب علی

انگریزی مضامین

1	Intolerance and Islamophobia in France	Khalid Baig
2	The right to be Racist!	www.rt.com
3	How the western leaders Terrorized Moslim.......	Mahboob A. khawaja
4	How the western leaders .... Part 02	//
5	Palestine and Kashmir (Double- Trouble)	Shahid Lone
6	The Zika Virus and The Parrots	Khilafat Team
7	Education: From an Islamic Perspective	Ms. T. Sheikh
8	Why dread zero interest, when monetary	Arshad Sheikh
10	Islamic Feminism is a Shaky Bridge!.....	radianceweekly.in
11	United Nations or Divided Nations?	Syed M. Aslam
12	Islamophobia: Surge in Anti-Muslim.....	Shahid Lone
13	Technology: Its meaning, use and misuse	Imran Chhapra
14	The Brussels Attacks- Another False Flag?	www.globalresearch.
15	The Brussels Attachs: An Analysis	Ibn e Abdul haq
16	Panama Papers hack waw a U.S operation......	interactive. fusion...
17	On the child- victims of drone-wars........	Meem Seen
18	Need for a thorough surgery	M. Faheem
20	Tax Havens fo Robber Barons!	Syed M. Aslam
21	Israel hiding killers who burned Palestinian....	electronicintifada
23	Playing Friendly, Betraying People and the......	Syed M. Aslam
24	A Detailed charge sheet!	Syed M. Aslam
25	Magnificence of the Qur'an	M. Faheem
26	Loathing Global Politics is Dehumanizin...	Mahboob A. Khawaja
27	The real reason behing the rabid hatred.....	Allama M. Asad
28	Liberal Sleeper Cells	S. A. Aslam
29	A new wave of Freedom Struggle in Indian....	Khilafat Team
30	US-Britain led West must Apologize.....	radianceweekly.in
31	Can we call the West 'successful'?	Khilafat Team
32	Blasphemy, pornography missing.....	Ansar Abasi
33	Will the Policy-makers reflect?	Khilafat Team
34	Until Our Freedom Comes	Shahid Lone
35	Universal Lessons of Hajj	islamicity.org
37	Is Israel Pushing for a Palestinian Civil war?	palestinechronicle.org
38	United States and the West.....	Mohsen M. Saleh
39	The water War	Ayaz Ahmad
40	Both Hillary Clinton and Donald Trump.....	www.globalresearch.com
41	A brief histoty of slaughter of Muslims in	Nida Team
42	Why did the UNESCO resolution raise	M. Ali Saddiqi
43	Quetta carnage: Who is to blame?	Zamir H. Laghari
44	A short biography of .Dr M. Iqbal	mybitforchange
45	After Trump's Coup, is a Western....	Washington Post
47	Talk Shows: The media equivalent....	Syed M. Aslam
47	Wedding: The Sunnah way.....	Ayesha Khawaja
48	Palestinians and the Balfour Declaration	radianceweekly.in

VOL : 25 Regd. C.P.L NO. 114 No.49
Weekly Nida-e-Khilafat Lahore